یا مولا کریمؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِکرَمُو اَولَادِی اَلصَّالِحُونَ لِلّٰہِ وَ الطَّالِحُونَ لِی

میری اولاد کا احترام کرواں میں سے جو نیک ہیں اللہ کے لئے اور جو برے ہیں میری خاطر

(فرمانِ رسالت)

www.khrooj.com

گستاخیاں

شہزادہ فصیح البیان

مجموعہ کلام

السیّد محمدؐ جعفرؑ الزمان نقوی البخاری

WWW.KHROOJ.COM

مصنف کا نام : مخدوم السید محمدؐ جعفرؑ الزمان نقوی البخاری

کتاب : گستاخیاں

مرتب : مہتاب اذفر

تکنیکی معاونین : علی رضا، بلال حسین

سنۂ اشاعت : 2010ء

تعداد : 1000

ایڈیشن : سوئم

پرنٹرز : فدک پرنٹنگ پریس لاہور

پبلشرز : القائم ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کراچی

کمرہ نمبر 11 اے اینڈ کے چیمبر 14 ویسٹ اینڈ وہارف روڈ

کراچی نمبر 2 پوسٹ کوڈ 74000 پاکستان

فون نمبر 021-3220537,32311979,32311482

Email: klbehaider@yahoo.com

ملنے کا پتہ : المنتظرین پبلیکیشن جمن شاہ ضلع لیہ

فون نمبر : 0606460259

ویب سائٹ : www.Khrooj.com

www.jammanshah.com

Email.jammanshah@gmail.com

ISBN-969-8809-

www.khrooj.com

یاھوالوہاب الخبیر العلیم
یا مولا کریم عجل اللہ فرجک و صلوات اللہ علیک

انتساب

اس مرکز و مصدرِ عصمت پاک ذات کے نام کہ جنہوں نے جملہ معصومین علیہم السلام کو عصمت عطا فرمائی اور جنہوں نے اپنی آغوشِ عاطفت اور پردۂ توحید کے کرم بیز سایہ میں سیادت کو پروان چڑھایا

جعفر نقوی

www.khrooj.com

یاھوالوہاب الخبیر العلیم
یا مولا کریم عجل اللہ فرجک و صلوت اللہ علیک

فہرست عناوین

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
1	مقدمہ	1
2	ابتدائیہ	7
3	اساتذہ	11
4	کرب ناتمام	12
5	نذرانۂ سلام بحضور سرورِ کونین صلعم	16
6	نذرانۂ سلام بحضور امیر المومنین علیہ السلام	19
7	نذرانۂ سلام بحضور امام حسن علیہ السلام	21
8	نذرانۂ سلام بحضور امام حسینؑ علیہ السلام	23
9	نذرانۂ سلام بحضور شریکۃ الحسینؑ صلوات اللہ علیہا	27
10	نذرانۂ سلام بحضور سید الساجدین علیہ السلام	30
11	نذرانۂ سلام بحضور سرکارِ وفا علیہ السلام	33
12	نذرانۂ سلام بحضور امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف	37
13	نویدِ مستقبل	41
14	خوابِ سحر	45
15	خودفراموشی	51
16	حرمت بہا	59
17	حضرت عیسیٰ بن زید شہید کی دعا	63

www.khrooj.com

18	فکرِ ہر کس	67
19	صدائے بازگشت	70
20	لاینحل	73
21	جعلی سید	78
22	مفلسی	80
23	بے خبری	83
24	پیرزادہ	87
25	پیام بیداری	89
26	مبارک بادی	92
27	خودرفتگی	94
28	ستم ظریفی	97
29	نفاذِ غیرت	101
30	میرا گھر میرا معاشرہ	105
31	آئینہ	121
32	دوست کے نام	125
33	حساس گناہ گار	129
34	حمیت	139
35	قبر نبی پر	142
36	تضادات	146
37	تلخ ماضی	148
38	تحریکِ شعر	152
39	بیگانگی	156
40	وہاں میں ہوں	159
41	زندگی اور موت	165

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

مقدمہ

از جناب پروفیسر شمیم اعجاز

پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج گوجرہ

اگرفن شعرکو تاریخ عالم کے آئینہ میں دیکھا جائے تو چند تلخ حقائق سامنے آتے ہیں اور محقق کو مجبوراً یہ کہنا پڑتا ہے کہ

''شاعرقوم کیلئے ہلاکت کا پیام بر بن کر جنم لیتا ہے''

ایک بڑے شاعر کی آمد ملت کیلئے بدحالی کا شگون ثابت ہوتی ہے

شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دنیا میں تشریف آوری سے قبل عرب قوم کی بدحالی، عیاشی، اخلاقی، پستی عین عروج پر تھی یہی وجہ ہے کہ دورِ جہالت میں ہزاروں شعراء تھے جن کا کلام آج تک تاریخ اسلام کی زینت ہے اور کتب ان کے معرکتہ الآراء مشاعروں کے ذکر سے مملو ہیں

اسی لئے تاریخ اعتراف کرتی ہے کہ حماد کو دورِ جاہلیت کے ایک لاکھ قصائد یاد تھے، ابوتمام نے چودہ ہزار اور اصمعی نے سولہ ہزار جوزے یاد کر رکھے تھے

لیکن تاجدارِ مرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلانِ نبوت ہی کے ساتھ عرب سے شاعر مفقود ہو گئے ۔ گنے چنے چند شعراء بچ گئے جنہوں نے نعت نگاری اور رزم و رجز کو منظوم کرنے میں عمر بسر کی

www.khrooj.com

شاعر ہمیشہ قوم کی زبوں حالی اور پستی میں پروان چڑھتا ہے اور کسی قوم کے عروج میں شاعر مفقود ہو جاتے ہیں

عباسی دورِ حکومت میں شعراء کی کثرت ہونے لگی بنی عباس کے آخری فرمانروا شاعری کے ہو کر رہ گئے اور خود کو ہلاکت سے نہ بچا سکے، اندلس میں شاعری نے عروج پایا اور خط و کتابت شاعری میں ہونے لگی اور عربوں کو اندلس میں سے نکلنا پڑا ایران میں غزنوی، سلجوقی اور تیموری شاعری کی بھینٹ چڑھ گئے محمود کے دربار میں فتح سومنات کے بعد چار سو شعراء نے جگہ پائی اور فردوسی جیسے عظیم شاعر نے ساٹھ ہزار اشعار مرتب کئے مگر محمود کو ہلاکت کا پیغام دیا

صفوی خاندان کے سنہری دور میں پورے تین سو سال تک کوئی شاعر پیدا نہ ہو سکا جو شعراء تھے انہوں نے مذہب کے حقائق منظوم کرنے میں وقت بسر کیا کیونکہ شاعر ہمیشہ انحطاط میں پیدا ہوتا ہے شاید اسی لئے جناب سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کی تباہی کے علائم میں ایک علامت یہ بھی فرمائی ہے کہ جب + کی ہلاکت قریب ہو گی تو اس وقت شعراء کی کثرت ہو گی کیونکہ شاعر تنزلی کے دور میں پیدا ہوتا ہے اور عروج کے دور میں ناپید ہو جاتا ہے اور شاعری کی ابتداء محمدؐ شاہ رنگیلے سے ہوتی ہے اور مغلیہ حکومت کے زوال کے آثار اس دور سے ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں شاہ عالم ثانی، نواب آصف الدولہ اور بہادر شاہ ظفر کے زمانے میں تو فن شعر کا عروج تھا خاندان مغلیہ کے ٹمٹماتے ہوئے چراغ کی آخری لو کے چند لمحات میں فلک شعر کے آفتاب مرزا اسد اللہ خاں غالب جیسے عظیم شاعر نے جنم لیا شاعری کو جتنا عروج حاصل ہوتا گیا قوم بدحالی کا شکار ہوتی گئی

آج ترقی یافتہ مما لک میں شعراء کی وہ کثرت نہیں جو پسماندہ مما لک میں ہے
اس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ شاعر قوم کے دور انحطاط میں سانس لیتا ہے یا یہ کہ دور انحطاط اسی کا پیدا کردہ ہوتا ہے ستم ظریفی یہ ہے کہ شاعر ہی کو معمار قوم کا نام دیا جاتا ہے

حقیقت یہ ہے کہ شاعر ٹھوس اور واضح حقائق کی بجائے خیال وخواب کی دنیا کو آباد کرنے میں مصروف رہتا ہے شاعر عمل سے جان چرا کر خیال کی دنیا میں تصور جاناں کے لئے فرصتوں کا متلاشی رہتا ہے اور سیاسی، اقتصادی، سائنسی، اخلاقی، معاشرتی، تمدنی حقائق سے دور خیالی پلاؤ پکانے میں لطف اندوز رہتا ہے اپنی فکر کو وہ گل وبلبل شمع و پروانہ، دام وصیاد وابستہ رکھتے ہوئے نیچر کے حسن وقبح میں گرفتار رہتا ہے اس لئے قرآن مجید میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں فرمان ہے

☆وما علمنه الشعر و ما ینبغی له ......الخ

کہ انہیں فن شعر کی تعلیم نہیں دی گئی کیونکہ خیالی پلاؤ پکانا ان کے شایان شان نہیں
جہاں شاعر کی اتباع کو گمراہی قرار دیا گیا ہے وہاں وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ شعراء کہتے تو بہت ہیں مگر عمل سے دور رہتے ہیں ان کے قول وفعل میں تضاد ہوتا ہے گفتار کے غازی ہوتے ہیں مگر افعال وعمل سے جی چراتے ہیں اس کے باوجود دنیائے شعر میں کچھ مستثنیات بھی ہیں

مشرق ومغرب ہر دور میں ایسے شعراء بھی پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے قوم کی تعمیر میں اپنا خون جگر صرف کیا ہے جن کا ہر شعر قوم کے وقار کے مینار کی خشت اول ثابت ہوا ہے ایران میں سعدی رومی، جرمنی میں گوئٹے، ہندوستان میں رشی دیاس، رشی

www.khrooj.com

بالمیک ، گورونانک ، ڈاکٹر ٹیگوراور ہمارے حکیم الامت علامہ اقبال جیسے شعراء قوم کے منجمد خون کو حرارت عطا کرتے ہیں علم وعمل کو متوازن کرتے ہیں ، ماضی کی کتاب کو عبرت کے لئے کھول کر مستقبل کو سنوارنے کا درس دیتے ہیں کیونکہ شاعر کا کام ہی ہی ہے کہ ماضی سے عبرت دلائے اور گذشتہ نقصان کا احساس دلا کر آئندہ لائحہ عمل مرتب کرنے کے لئے قوم کے ذہن کو اس طرح تیار کرکے سنوارے کے ماضی کے تلخ واقعات کو مستقبل میں دہرانے سے باز رکھے ماضی کے سنہری دور کو حال کی پستی سے مقابل کرکے مستقبل کو سنہری بنانے کی ترغیب دے جناب السیّد محمد جعفرؒ الزمان نقوی البخاری بھی ایسے شعراء میں شمار کئے جا سکتے ہیں جو قوم کو سنہری ماضی کی یاد دلا کر حال کی تاریکیوں پہ غور کرنے کی اپیل کرتے ہیں اور مستقبل کے لئے قوم کو تیار کرتے ہیں

السیّد محمد جعفر الزمان نقوی البخاری اپنے آئینے میں پوری کائنات کا عکس دیکھتے ہیں جب اپنی بات کرتے ہیں تو ایک قوم کی نمائندگی کرتے ہوئے پوری قوم کی بات کرتے ہیں جب خود سے مخاطب ہوتے ہیں تو پوری قوم سے خطاب ہوتا ہے رگ گل سے بلبل کے پر باندھنے کی بجائے ٹھوس حقائق بیان کرتے ہیں کبھی سائنس سے استدلال کرتے ہیں تو کبھی ٹیکنالوجی سے

جدید علوم سے پوری پوری واقفیت کی بنا پر ہر میدان میں اصلاح کے نتائج اخذ کرتے ہیں قوم کو سیاسی ، اقتصادی ، معاشرتی ، اخلاقی طور پر زلف عمل سنوارنے کا درس دیتے ہیں جہاد بالنفس کی ترغیب دیتے ہیں اپنے اقدار کی بحالی پر اکساتے ہیں جن حضرات نے ان کی دو کتب انتصار مظلوم اور قلندر نامہ پڑھی ہیں وہ اچھی

طرح سمجھتے ہیں کہ انہوں نے قدیم و جدید علوم کا کس طرح امتزاج کیا ہے احادیث کے ساتھ سائنسی حقائق کو کس طرح ٹیلی کیا ہے ان کی کتاب ہٰذا صرف سیادت کے لئے درس عبرت ہے ایک سید ہونے کی حیثیت سے انہوں نے سیادت کے رستے ناسور منظوم کر کے اپنی کتاب گستاخیاں مرتب کی ہے اولاد رسولؐ جو اپنے ماضی کو فراموش کر کے حال کے چاہ مذلت میں گر چکی ہے انہیں پھر اپنی کھوئی ہوئی قدروں کو پانے کی ترغیب دی ہے

السیّد محمد جعفر الزمان نقوی البخاری کو اپنی پوری قوم کی سیادت کی بے اعتدالیوں کا احساس ہے اس کتاب کے شائع کروانے کے پیچھے ان کا یہی احساس کارفرما تھا جس نے انہیں قدم قدم پہ احساس محرومی میں مبتلا کر دیا اور ان کی ذہنیت سیادت کی عظیم عمارت کو گرتے ہوئے نہ دیکھ سکی اور انہوں نے سیادت کو سنبھالنے کی کوشش کی ہے ان کی شاعری کا جائزہ لینا بھی عین ضروری ہے لیکن اس سے قبل عرض کرونگا کہ انگلستان کے مشہور شاعر ملٹن کے بارے میں مبصرین کی رائے ہے کہ جو شخص کتب سماوی (انجیل و تورات) سے لاعلم ہے اس سے ملٹن کی شاعری کی نصف خوبیاں مخفی رہتی ہیں یعنی وہ اس کی شاعری سے پورا پورا لطف اندوز نہیں ہو سکتا مثال کے طور پر وہ نظم لاسٹ پیراڈائز پیش کرتے ہیں یہاں بھی یہی کیفیت ہے

کہ جو شخص مذہبی علوم سے نا آشنا ہے وہ السیّد محمد جعفرؒ الزمان نقوی البخاری کے کلام کی ایک تہائی خوبیوں سے لطف نہیں اٹھا سکتا اور جو شخص صنائع سے بھی لاعلم ہے اس شخص کی آنکھوں سے السیّد محمد جعفرؒ الزمان نقوی البخاری کے کلام کی نصف خوبیاں اوجھل رہتی ہیں

WWW.KHROOJ.COM

میں نے ایک سیمنار میں گورنمنٹ کالج گوجرہ میں فن شعراوراس کے صنائع کے عنوان سے ایک مقالمہ پڑھا تھا

اور تقریباً 50 صنائع پہ بحث کی تھی اور ہر صنعت پہ السیّد محمد جعفرؒ الزمان نقوی البخاری کا کلام سنایا تھا ردالعجز اور مستوی مقلوب جیسی مشکل صنعت پہ ان کا کلام موجود ہے موصل ملنثاری ہو، کہ رقطار خیفا ہو، کہ لف ونشر، طباق ہو، کہ حسن تعلیل ۔ ہر پہلو میں ان کا کلام فن کی گہرائیوں پہ پہچا ہوا ہے آج کل کے شعراء ان باتوں کو گورکھ دھندا کہہ کر جان چھڑاتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ ان کی ناقص العیاری ہے

''ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا'' اکثر شعراء ان صنائع سے لاعلم ہیں اورفن شعر کے نادر نمونے اور ایجادات صرف قدیم کتب تک محدود ہوگئے ہیں اور آج کے شعراء کی لا علمی ان باتوں کو الجھن فضول اور مغز خوری کا نام دیتی ہیں کیونکہ یہ ان کے بس کا روگ نہیں اس لئے وہ اس فن کی گہرائیوں کونشانہ تنقید بناتے ہیں

مگراس جدید دور میں السیّد محمد جعفرؒ الزمان نقوی البخاری ہی ہیں جنھوں نے ناقدری عالم کے باجود قدیم روایات کوسنبھالا ہوا ہے اورفن شعر کی عظمت کی گرتی دیوار کو سہارا دیا ہے اوران کے کلام کو دیکھ کر بے ساختہ زبان سے نکلتا ہے

''اللہ کرے زور قلم اور زیادہ ہو''

احقر۔ شمیم اعجاز

www.khrooj.com

﴿ابتدائیہ﴾

ازقلم فقیر نور جعفری دائروی

شاعری ایک فن لطیف کے مترادف ہے یہ جذبہ جس میں کارفرما ہے وہ ایک بلند شخصیت سمجھا جاتا ہے قدیم اور جدید زمانے کے شعراء میں جنھوں نے اس دلچسپ جذبہ کو اپنایا اپنی ذاتی سعی سے نام اور مقام پایا ان کا کلام آج تک زبان زد خلائق ہے

شاعری اور شاعر کے متعلق مختلف نظریے پیش کیے گئے ہیں

مولانا الطاف حسین حالی فرماتے ہیں

گناہ گاروں چھوٹ جائیں گے سارے
جہنم میں بھر دیں گے شاعر ہمارے

کسی اور صاحب ذوق اور اہل نظر نے اپنے نظریے کی یوں ترجمانی کی ہے کہ شاعری ''جزویست پیغمبری'' یہ دو متضاد نظریات شاعری اور شاعر کی عظمت میں بعد المشرقین ہے اگر ادبی تاریخ کو بنظر تعمق دیکھا جائے اور ادبی ذوق والوں کا جائزہ لیا جائے تو سرزمین عرب غزوات کے موقع پر رجز خوانی اور محاربین کے جذبات کو ابھارنے کے لئے منظوم نغمات مسحور کن طرزوں میں گائے جاتے تھے اور اگر مزید دیکھا جائے تو انبیائے ماسلف آئمہ اولیائے عظام اور صوفیائے کرام نے بھی اس صنف میں اپنے جذبات کا اظہار فرمایا ہے چنانچہ شہنشاہ امیر المومنین حضرت علی علیہ الصلوات والسلام جیسے ولی اللہ، وصی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا ہے

رضینا قسمت الجبار فینا لنا علم ولا عداء مالو

فان المال یفنی عن قریب ولکن علم باقی لا یزالو

ترجمہ...... اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر میں راضی ہوں کہ مجھے علم دیا اور میرے دشمن کو مال ۔ مال عنقریب فنا ہونے والا ہے لیکن علم ہمیشہ باقی رہنے والا ہے

اس کے علاوہ صوفیائے کرام مثلاً سچل سرمست، شاہ لطیف بھٹائی، سلطان باہو، خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، بابا بلھے شاہ، خواجہ غلام فرید، بابا فرید شکر گنج، داتا گنج بخش، شاہ شمس تبریز سبزواری، بہاؤالدین ذکریا جیسے باصفا حضرات نے بھی اشعار کے ذریعے اپنے جذبات کا اظہار فرما کر حمدیہ، نعتیہ تبلیغی اور اصلاحی پروگرام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا

ان حقائق کی روشنی میں شاعری اس نوعیت سے اظہار جذبات کا ایک موثر اور دلچسپ ذریعہ ہے گویا نفس مظمون اور تخیل کا تضاد اشعار کی روحانی خوبی پر ضرور اثر انداز ہوتا ہے اور سطحی افہام و تفہیم والے قارئین مجازی تصور میں حقیقت شناسی سے معرا اور مبرا رہتے ہیں

بعض شعراء اپنی ذاتی قابلیت، مسلسل مطالعہ، مذہبی معلومات اور ماحول کے اثرات سے آشنا ہو کر اپنے کلام میں قلبی تاثرات کو سمو کر اشعار کو ایسا اجالتے ہیں کہ ان میں واقعیت اور حقیقت کی جھلک نمایاں نظر آتی ہے بلکہ بعض صاحب ذوق شعراء ایسا مذاق سلیم رکھتے ہیں وہ قلم برداشتہ کہتے ہیں اور بے پناہ کہتے ہیں ان کے کلام میں میں نے نزدیک سے جناب السیّد محمد جعفرؑ الزمان نقوی البخاری کی شاعری کو دیکھا ہے جو اپنی ادبی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر اپنے قومی مذہبی اور اخلاقی فرائض سے

عہدہ برا ہونے میں ید طولیٰ رکھتے ہیں اور وہ انہیں کا حصہ ہے وہ اس گنجینہ ادب کتاب سے پہلے انتصار مظلوم اور کنٹھا یعنی قلندر نامہ ایسے اردو اور سرائیکی کی نادر اور لاجواب منظومات پیش کر کے خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں

موجودہ مجموعہ کلام موسوم بہ ''گستاخیاں'' ایک اچھوتا اور دلچسپ عنوان ہے اس میں وہ جذبہ کار فرما ہے جو حساس دل ،ابھرتے جذبات اور غیرت ملی کا آئینہ دار ہے اگرچہ عنوان کی رنگینی عجیب وغریب لگتی ہے لیکن حقیقت میں آپ نے قوم کے باطنی عیوب اور خامیاں اس انداز سے اجاگر کیں کہ اہل نظر کے لئے تازیانہ عبرت ہے جہاں یہ کتاب مرقع حمد وثنا و مجموعہ سلام و دعا ہے وہاں اس میں قومی خامیوں کی نشاندہی بھی کی گئی ہے

مثلاً ایک جگہ فرماتے ہیں

اے جواں لڑکی تمہیں معلوم بھی ہے یا نہیں
تیری شہ رگ میں رواں ہے کتنا پاکیزہ لہو

غازہ تقدیس مریم بھی ہے تیرا خوشہ چیں
جس کی سرخی سے شبستان حرم ہے سرخرو

تیرے پردے سے تو روح القدس ہو خیرہ نظر
اور سیادت ہے تیری ختم الرسل کی آبرو

تو سراپا دیکھ لے آئینہ اسلاف میں
کتنی بیگانہ ہے خود سے تو مثال آبجو

www.khrooj.com

اپنے ان اٹھتے ہوئے قوموں کی ہر لغزش بھی دیکھ
اپنے خدوخال اور عصمت کو بھی پہچان تو
اپنی آوارہ لٹوں کی دیکھ کج آرائیاں
اپنی ہر بے باک دھڑکن کی بھی سن تو گفتگو

اس کے علاوہ اور بہت سے اصلاحی قومی عنوانات کو جامہ شعری سے ملبوس کیا ہے کہ ہر عنوان سنورا اور نکھرا ہوا دکھائی دیتا ہے ایسے عنوانات آپ فہرست مضامین میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہر عنوان شاعر کی بلند خیالی، وسیع مطالعہ اور ذاتی قابلیت، خدا داد کی عکاسی کرتا ہے معلومات کی شناسائی، انداز بیان کی ندرت اور وضاحت حقائق کی قدرت حالات اور واقعات پر عبور اس پر طرہ یہ کہ باجود کم عمری اس قدر کمالات کا میسر آنا تائیدایز دی ہے اگر ان کے تخیلات کو الہامات سے تعبیر کیا جائے تو مبالغہ نہیں ہوگا میری دلی دعا ہے کہ آپ کا ذہن رسا کی عروج ممکنہ تک رسائی ہو اور آپ نیک مقاصد میں کامیاب و کامران ہوں

نیاز کیش......فقیر نور جعفری

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

اساتذہ

جن کی عظمت پہ تفکر کو ہمیشہ ناز تھا
تھے شموسِ مطلعِ افکار ، افکارِ رُباؔ

اور وہ محمودیؔ کہ تھے اک دجلہءِ فکرِ علوم
جن کے ہونٹوں سے سدا ہوتا تھا اظہارِ رُبا

☆...... میرے استادِ گرامی القدر جناب قبلہ حاجی نظام الدین رباؔ صاحب
☆...... میرے دوسرے استادِ گرامی القدر جناب قبلہ حاجی غلام محمد محمودی صاحب

جعفرؔ نقوی

www.Khrooj.com

یا مولا کریمؑ

کربِ ناتمام

(بیادِ السید محمد جعفرؑ الزمان نقوی)

بزم جہاں سے صاحبِ عرفاں چلا گیا
افسوس جانِ حلقہ یاراں چلا گیا
علم و ادب کی شہر میں پہچاں چلا گیا
شاید وہ ہم سے ہو کے گریزاں چلا گیا
وہ ایک راز تھا جسے پانا محال تھا
وہ شخص آپ ہی فقط اپنی مثال تھا

خوشبو مثال تھا وہ بکھرتا چلا گیا
بکھرا کچھ اس طرح کہ سنورتا چلا گیا
سنورا کچھ اس طرح کہ نکھرتا چلا گیا
ہر سمت رنگ پیار کے بھرتا چلا گیا
ہر باشعور ذہن کو حیران کر گیا
"اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا"

www.khrooj.com

اب وہ نہیں تو حسن گلستاں نہیں رہا
گلشن کو ذوقِ فصل بہاراں نہیں رہا
محفل میں اب وہ جشن کا ساماں نہیں رہا
انسانیت اداس ہے انساں نہیں رہا
فنکار فن شناس تھا فطرت پرست تھا
قائمؑ کے ذکر پاک میں ہردم وہ مست تھا

ساقی نہیں رہا ہے تو پیمانے کیا کریں؟
مستی نہیں شراب میں میخانے کیا کریں؟
ساقی کی مست آنکھوں کے مستانے کیا کریں؟
ہم بے مراد لوگ ہم دیوانے کیا کریں؟
بے سود موت ہے یہاں جینا عذاب ہے
جعفرؑ تمہارے بعد عجب انقلاب ہے

www.khrooj.com

ماتم کناں نسیم سحر ہے چمن چمن
نذرِ خزاں ہوا ہے تیرا گلشن چمن
سر پیٹتا ہوا نظر آیا مجھے سخن
اندازِ گفتگو تیرے لہجے کا بانکپن
ہر آنکھ اشکبار ہے ہر دل اداس ہے
سب کو بس ایک دلنشیں صورت کی پیاس ہے

آ دیکھ کس طرح کا سماں ہے تیرے بغیر
اٹھتا ہر اک طرف سے دھواں ہے تیرے بغیر
ہجر و فراق عین جواں ہے تیرے بغیر
جعفرؔ ہمیں سکون کہاں ہے تیرے بغیر
شورِ فغاں ہے چار سو ماتم کی گونج ہے
شاہِ جمن جہاں میں تیرے غم کی گونج ہے

www.khrooj.com

تو جو نہیں تو بزم کا انداز بھی نہیں
انجام بھی نہیں کوئی آغاز بھی نہیں
افشا اب ہم پہ ہوتا کوئی راز بھی نہیں
محفل میں تجھ سا کوئی سخن ساز بھی نہیں
سکھ چھوڑ کر دکھوں کے طلبگار ہو گئے
سب لوگ تیرے غم کے طلب گار ہو گئے

تو ''ج'' سے جمال رخ ذوالجلال تھا
تو ''ع'' سے عقیل عدیم المثال تھا
تو ''ف'' سے فقر و فکر کا اوجِ کمال تھا
تو ''ر'' سے روحِ رحمت رب کا جمال تھا
عالم علیم مرد قلندر نہ مل سکے
شاید جہاں کو پھر کوئی جعفرؒ نہ مل سکے

11.6.2004

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

نذرانۂ سلام بحضورِ سرورِ کونین

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سلام اس پہ جسے ختم انبیاء کہیے
دِلوں کا قبلۂ اول کرم ادا کہیے

کہ بت نکال دیئے جس نے اعتقادوں سے
لیا تھا جزیۂ تحسین کفر زادوں سے

وہ جس کے باجگزاروں میں انبیاء شامل
کہ جس کے نعت نگاروں میں کبریا شامل

کہ جس کا چہرہ بھی آئینہ دار وحدت کا
جو ایک موجدِ اول ہوا سیادت کا

www.khrooj.com

وہ جس کی زلف کی خوشبو سے شرمگیں ہے عدن
ہرن کی ناف میں چھپتی پھرے ہے مشک ختن

وہ جس کے فقروں سے اذہان بھی معطر تھے
کہ جس کے ہونٹ سدا سلسبیل پرور تھے

چراغ جس نے دیا ہر نبی کی تربت کو
وہ بے نقاب جو لایا خدا کی وحدت کو

وہ جس کے سائے میں ستا رہی ہے آزادی
وہ جس کے نام پر اترا رہی ہے آزادی

وہ جس کے نقش کفش قلب عرش کی زینت
خدا کے ہونٹوں کی سرخی بھی جس کی تھی مدحت

www.khrooj.com

حرا سے جس کو ملا اِذن قتل بولہبی
اور ایک گالی بنا دی جہاں میں بوجہلی

وہ جس نے بجلیاں بھر دی تھیں فاقہ مستی میں
کہ عظمتوں کو سمویا تھا بت شکستی میں

وہ جس کی ذات بھی قرآں کی ایک سورت ہے
کلام حق میں جو سجدوں کی اک ضرورت ہے

قطعہ

اے دورِ حاضر کے شعلہ گفتار شعلہ رو نوجواں خطیبو
یہ بے عمل زندگی کا ملت کو آپ معجون دے رہے ہو
عمل کے میدان میں نہ اترے گی اس طرح تو یہ قوم اپنی
تم ان کی بوڑھی عقیدتوں کو کرم کی افیون دے رہے ہو

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

نذرانہ سلام بحضور امیر المومنینؑ

علیہ الصلوات والسلام

عمودِ خیمۂ وحدت وہ رکنِ ذاتِ احد
وہ بے نیازِ عوالم مزاج دانِ صمد

جو بابِ علم ہے ایمان کا سراپا ہے
جوانیوں میں نہایا ہوا بڑھاپا ہے

کہ جس کا نام سدا فتح کی ضمانت ہے
اسی کے ہاتھ پہ بیعِ لولیءِ شجاعت ہے

وہ جس نے خیبر و خندق کی داستان باندھی
سگانِ کفر کی جس نے سدا زباں باندھی

www.khrooj.com

دھنی جو تیغ کا اور شہسوارِ رخش قلم
جہاں کے جملہ تضادات جس کے باب پہ خم

زبانِ خیر تو کہتی ہے ان کو مولا علیؑ
زبانِ شر کی دہائی رہی ہے لولا علیؑ

﴿ظلم بالنفس﴾

خود پہ ظلم شدید کرنے والے
اپنی مٹی پلید کرنے والے
جز عداوت نہ کچھ بھی پاؤ گے
دوستوں پر امید کرنے والے

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

نذرانہ سلام بحضور امام حسنؑ

علیہ الصلوات والسلام

تھے حلم کے مصدر کہ تھے ابنِ شہِ لولاک
تھے علم کے پیکر کہ تھے خلقت گہِ افلاک

وہ حلم خداوند کے تھے مرکزِ پرکار
مضبوط کی اسلام کی گرتی ہوئی دیوار

وہ خاورِ توحید کی رخشندہ کرن تھے
تحسین کی حد تھی کہ سراپا وہ حسنؑ تھے

وہ کن سے بھی ماقبل تھے ہمرازِ ازل تھے
تابانیِٔ توحید کا وہ ردِّ عمل تھے

www.khrooj.com

گرتے ہوئے انساں کے تھا عقبیٰ کو سنبھالا
ایماں میں جو داخل کیا باطل سے نکالا

جنت کے جوانوں کی جوانی کا سبب تھے
فردوس میں کوثر کی روانی کا سبب تھے

ممکن کے یہ ادراک میں واجب کا سماں ہیں
جو کچھ بھی انہیں سمجھیں عقائد کے گماں ہیں

تعریف میں تقصیر کی رہتی ہے خجالت
واجب نہ اگر ہوتی تو میں کرتا نہ مدحت

............☆............

www.khrooj.com

یامولا کریمؑ

نذرانۂ سلام بحضور امام حسینؑ

علیہ الصلوات والسلام

سلام اس پہ جو احساں شعارِ ہستی ہے
ثبوتِ رب ہے مگر کردگارِ ہستی ہے

وہ جس نے ڈانٹ دیا تخت و زر کی تابش کو
کچل کے رکھ دیا ہر دیں کُشی کی کوشش کو

وہ جس نے دبدبہ بخشا خدا کی عظمت کو
کہ ہجو ظلم سے روشن کیا شہادت کو

حدیث تیر و سناں سن کے ناز پرور تھا
دہکتی ریت کا جاگا ہوا مقدر تھا

www.khrooj.com

جو سرفروشی کی گلیوں میں جب نکلتا تھا
تو سینہ تان کے اک ناز سے ٹہلتا تھا

لہو سے جس کے یہ چھٹکا ہے دین کا موسم
کہ اس نے بدلا کربہہ سر زمین کا موسم

وہ جس نے ٹھنڈا کیا تیغِ ظلم کا پانی
کہ جس نے موت کے سر دی ردائے جانانی

بلندیوں کو جو لایا تھا فرش کی جانب
زمین سے سیڑھی لگا دی تھی عرش کی جانب

وہی حسینؑ جو دوشِ نبی کی زینت تھا
جو خوابِ ختم رسل کی حسیں حقیقت تھا

www.khrooj.com

خلیل عصر کا اک آئیڈیل کہیں جس کو
اور زلف بنت محمدؐ کا بل کہیں جس کو

دہن میں جس کے حلاوت دہان سرورؐ کی
زبان پہ جس کے رطوبت زبان سرورؐ کی

پسینہ جس کا وہ عطرِ جبین مرتضویؑ
کہ جس کے جسم سے خوشبو تھی شیرِ مادر کی

جسے ستم کی کٹاریں سلام کہتی ہیں
بقا بدوش بہاریں سلام کہتی ہیں

اے وہ کہ تو ہی بنا مایۂ عزیز حیات
تمہارے ہاتھ پہ بیع ہو گئی کنیز حیات

اے شہزادے تمہارے غلام آئے ہیں
سجا کے طشت وِلا میں سلام آئے ہیں

میری دعا یہ اجابت کا مدعا پائے
بسے یہ گھر صف ماتم لپیٹ دی جائے

تیری خوشی میں یہ جعفرؔ قصیدہ خواں ہو جائے
کہ روح عالم حق میری ہمزباں ہو جائے

حسرت

شوقِ گریہ نے یہ بخشی ہے تمنا دل کو
ایک اک اشک کو میں یوں نہ ترستا رہتا
کاش ہوتا میں گھٹا کھول کے کالی زلفیں
دشتِ شہداء میں شب و روز برستا رہتا

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

نذرانۂ سلام بحضور شریکۃ الحسینؑ

صلوات اللہ علیہا

سلام اس پہ جو بیٹی رسولِؐ اکرم کی
دکھوں کو پالنے والی شبیہ ماتم کی

کہ جس کے پردے کا انداز شاعرانہ تھا
کہ جس کے خطبوں کا لہجہ بھی فاتحانہ تھا

وہ سنگ باری میں چلتا تھا کارواں جس کا
ہوا تھا دشت میں خیمہ دھواں دھواں جس کا

وہ آفتابِ حقیقت تھی جو نہ ڈوبا تھا
وہ ایک بحر کرم جو کبھی نہ اترا تھا

www.Khrooj.com

وہ صبر و ظلم کی جس کو تمیز کہتے ہیں
قضا و قدر کو جس کی کنیز کہتے ہیں

کہ جس نے توڑ دیا دستِ ظلم کا خنجر
تھے ضربِ نطق میں اندازِ فاتح خیبر

تھی عصمتوں کی کلی اور خزاں سے ٹکرائی
کہ جس نے نوچ لی تاجِ شہی کی زیبائی

اذانِ حق دی سدا افترا کے کانوں میں
کہ گرم سیسہ انڈیلا جفا کے کانوں میں

کہ چھینی تخت کے نتھنوں سے جس نے خون کی بو
کہ جس لعل و جواہر میں بھر دیا تھا لہو

www.khrooj.com

کہ جس نے بندِ رسن میں بھی صاعقہ بھر دی
کہ جس نے روزنِ زنداں سے صبح حق کر دی

وہ بنتِ عدل و صداقت تھی صبر زادی تھی
وہ قصرِ عصمت یزداں کی شہزادی تھی

کہ جس کی لو سے پگھلنے لگے حدودِ ستم
جما کے اشکِ الم مویتا بھی دی شبنم

ہر ایک چیز بصد احترام کہتی ہے
نساء کے شرم کی سرخی سلام کہتی ہے

اسے جہاں کی ردائیں سلام کہتی ہیں
کہ اپنے بیٹوں کی مائیں سلام کہتی ہیں

ہمیشہ سجدے میں جعفرؔ یہ میرا خامہ ہے
سلام جو بھی ہے وہ اک سپاسنامہ ہے

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

نذرانۂ سلام بحضور سید الساجدین

علیہ الصلوات والسلام

سلام اس پہ شناسا جو ذاتِ واجب کا
جو ہے مرقعِ زریں صفاتِ واجب کا

جسے تھا خارِ مغیلاں کو سرخرو کرنا
جسے تھی ربطِ سلاسل سے گفتگو کرنا

رموزِ صبر کا وہ اک صحیفۂ کامل
مزاجِ تخت شہاں جس کی طبع میں شامل

نفاستوں کا جو حامل تھا شیرِ مادر سے
حسین تر تھا جو اپنے جواں برادر سے

www.khrooj.com

وہ شوستر کی معرب بہار سا پیکر
وہ نکہتوں کی حسیں جوئے بار سا پیکر

کہ جس نے تلخ فضاؤں میں زندگی بھر دی
ستم اٹھائے کہ بس شام میں سحر کر دی

مرض نے جس کی ہے اسلام کو شفا دے دی
کہ جس کے ضبط نے توحید کو بقا دے دی

ستم کے ہاتھ میں رہ کر جو صبر پیما تھا
جو غیرتوں کا سمندر تھا ضبط فرما تھا

جب اپنے صبر کا دامن نچوڑ دیتا تھا
گرا کے فرش پہ یاقوت توڑ دیتا تھا

www.khrooj.com

کہ جس کے پاؤں کی زنجیر جب جھنکتی تھی
مثالِ قرأت قراں صدا لہکتی تھی

جہاں کو اشکوں کی حدت سے روشنی بخشی
سجود کر کے عبادت کو زندگی بخشی

............☆............

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

نذرانۂ سلام بحضور سرکارِ وفاؑ

علیہ الصلوات والسلام

www.khrooj.com

سلام اس پہ کہ عباسؑ نام پایا تھا
کٹا کے بازو وفا کا علم اٹھایا تھا

وفا میں تول کے لائی تھی خود جسے قسمت
شجاعتوں کا جو فیاض واقف حکمت

وہ نکہتوں کا شناور وہ بانکپن کا سوار
وہ بجلیوں کا شناسا وہ خرمنوں پہ شرار

دلیریوں کی وہ اونچی چٹان کا باسی
زمیں پہ رہ کے وہ تھا آسمان کا باسی

وہ رجز حق تھا وہ طوفاں صفت بہادر تھا
علیؑ کا نعرۂ تکبیر جس کا پیکر تھا

کہ جس کے جوش میں مضمر جری کا لہجہ تھا
کہ جس کا جسم سراپا علیؑ کا لہجہ تھا

کہ جس کی زلفوں سے لپٹیں وفا کی آتی تھیں
وفا میں جس کی امنگیں سدا نہاتی تھیں

اور کاکلوں کا بھی شہرہ تھا گل نوازی کا
اور جن کے خم میں تھا انداز نیزہ بازی کا

کہ جس کی مانگ میں سمٹی ہوئی شجاعت تھی
اور جس کے غیض میں بپھری ہوئی قیامت تھی

www.Khrooj.com

ہمیشہ ضرب میں جس کی تھی حشر جنبانی
وہ جس نے ماپ لیا تیغ ظلم کا پانی

رہا جو نت صف اعدا کے قلب کا کانٹا
وہ جس نے پیاس میں نہر فرات کو ڈانٹا

دُھلا ہوا وہ وفا میں حسیں اجالا تھا
خدا نے رعب کو جسمانیت میں ڈھالا تھا

قرار جس نے جلایا ہے کفر زادوں کا
جو ایک ملجا و ماوا ہے اعتمادوں کا

کہ اس نے رشتہ الفت کی لاج پالی تھی
شب ستم سے وفا کی سحر نکالی تھی

www.khrooj.com

اسے جہاں کی وفائیں سلام کہتی ہیں
دُکھے دلوں کی دعائیں سلام کہتی ہیں

سلام کہتی ہے ہر شام غرقِ خون ہو کر
سلامی دہر کے جھنڈے دیں سرنگوں ہو کر

سلام کہتے ہیں ماتم میں غرقِ خوں سینے
سلام کہتے ہیں زخموں کے سرخ آئینے

انہی کے سجدے میں گرتی ہے شاعری میری
ہے جعفرؑ ان کے تصدق میں زندگی میری

............☆............

www.Khrooj.com

یا مولا کریمؑ

نذرانۂ سلام بحضور شہنشاہ امام زمانہ

عجل اللہ فرجہٗ الشریف

سلام اس پہ جسے آلؑ کی خوشی کہیے
وجودِ آل محمدؐ کی زندگی کہیے

کہ جس کی جلوۂ ایمن بھی تہنیت لائے
اور لفظ کن فیکوں جس کی مملکت لائے

وہ طور زاد تجلی اگر کہیں نکلے
تو خاک بھی یدِ بیضا در آستیں نکلے

گر ان کے پیار میں خاطی بھی آ کے کھو جائے
ہدایتوں کے سمندر میں غرق ہو جائے

www.khrooj.com

وہ رحمتوں کی طبیعت کو بھی روانی دے
بہ حسنِ ارض زلیخا کو پھر جوانی دے

جلال جس کا رگ زمہریر گرما دے
کرم پہ آئے تو نارِ سقر بھی برفا دے

وہ غیب ہو تو قبائے احد کو زینت دے
ہو آشکار تو اندھے دلوں کو رویت دے

بہ ناحیہ ہے وہ اک مصحف غم پنہاں
کہ روئے ظلم کو بخشے وہ دیدۂ گریاں

نقاب اُلٹے جو دوشیزۂ مسرت کا
عیاں ہو خندۂ دنداں نما وہ فطرت کا

www.Khrooj.com

وہ جس کا خوف ہے اعصابِ ظلم پر چھایا
کہ جس کا شوق ہے مظلومیت کا سرمایا

کہ جس کے نور نے کل ظلمتوں سے لڑنا ہے
یزیدیت کا جسے ٹیٹوا پکڑنا ہے

کہ جس کے ذکر سے باطل کا ذہن ہی سن ہے
وہ ظلم و جور کے جو نرخرے پہ ناخن ہے

سراپا نور ہے اور دافعِ ضلالت ہے
کہ جس کے نام میں گوندھی ہوئی ہدایت ہے

شعور زمزم عرفاں میں غرق ہو جائیں
تو جب کہیں کف نعلین کا شرف پائیں

www.khrooj.com

جہاں جہاں پر جبریل ذہن جلتے ہیں
وہیں سے راستے تفضیل کے نکلتے ہیں

جہاں بھی سرحدِ ادراک منتہیٰ پائے
وہیں سے ان کے مراتب کی ابتدا پائے

ہے عجز دست بہ داماں ، ہے ناطقہ حیراں
لسانِ راطبہ یابس ، ہے فکر گرداں

ہے جعفرؑ عقل بھی لب بستہ معذرت کیلئے
نہیں ذخیرۂ الفاظ تہنیت کیلئے

فطرت

جس گود میں جس چیز سے ہو نشو و نمودن
ہوتی ہے تو اک فطرتِ انساں سی کی تکمیل
فرعون کی آغوش نے موسیٰ کو نہ بدلا
اور سامری بن جائے تو پروردہءِ جبریل

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

نویدِ مستقبل

پل رہے ہیں بطنِ ہستی میں کروڑوں آفتاب
دستِ روز و شب میں سمٹے ہیں ہزاروں انقلاب

جس کی سب انگڑائیوں میں کھینچ ہے شمشیر کی
کسما کر اُٹھ رہا ہے اس حقیقت کا شباب

ظلمتیں ملتی ہیں جس کے رخ پہ ٹھنڈی چاندنی
بے نقاب آنے کو ہے اب وہ رخِ سلمیٰ خطاب

مصر عالم جس کے حسنِ ناز پر بک جائے گا
اب ان آنکھوں میں ہیں مہر و ماہ کے سجدوں کے خواب

www.khrooj.com

فتح عالم منتظر ہے جس کی ضرب نطق کی
اب وہ شبدیز خروجِ حق پہ ہے پا در رکاب

بوٹیاں اڑ جائیں گی قحطان کے اوہام کی
بند پھر ہونے کو ہیں اصنام پر کعبے کے باب

پوچ و مہمل گفتگو تھی منبر و محراب کی
اب مٹیں گے اس سیادت کے چیستانی سراب

زندگانی کا تھا ترشیدہ لب و لہجہ مگر
اب کشیدی جا رہی ہے حلو ہستی سے شراب

کب کے ڈھیلے پڑ چکے تھے روئے عصمت کے نقوش
کب سے کھسیانی ہنسی ہنستا تھا یہ دین خراب

www.Khrooj.com

حاملہ تھی خانمِ تشکیک گو الحاد سے
خوفِ حق سے اب اسے اسقاط کے ہیں پیچ و تاب

ہاتھ پیلے ہوں گے اب معشوقۂ تعمیر کے
لیلیٔ صبحِ فرج کا اب ہے چٹکی میں نقاب

کھد چکی ہے قبرِ ظلمت ، دارِ باطل سج چکی
نخشبِ اظہارِ حق لانے کو ہے پھر ماہتاب

جس کے ڈر سے بند تھا میخانۂ صدق و یقیں
آ چکا اس محتسب کے سر پہ روزِ احتساب

اب نظامِ عصرِ حاضر سے کہیں تیار رہ
بحرِ ابیض سے رواں ہے موجۂ طوفانِ ناب

www.khrooj.com

خضرائی چھا جائے گی بنجر زمیں کھولے گی آنکھ
دے گی چھینٹے زندگانی ، اور ہوا دستِ سحاب

جعفرؔ اس دن غلغلہ ہو گا سرِ افلاکِ عقل
آدمیت کو ملا ہے تحفۂ یزداں جناب

سست فہمی

سنتے ہیں مری بات تو بتلانے سے کچھ بعد
ہر شخص سمجھتا ہے تو سمجھانے سے کچھ بعد
آواز سے بھی تیز میرا نطق و بیاں ہے
گونجے گی صدا میری مرے جانے سے کچھ بعد

............☆............

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

خوابِ سحر

اے نسلِ حسینؑ و حسنؑ چہ میکردی
شریفاں نکوہی رذیلاں سرائی
کہ میراثِ اسلاف را ترک کردی
فراموش کردی آں شیریں نوائی
کہ فرعونِ دوراں را مسجود دانی
نہ یابی رموزانِ فرمانروائی
پیئے طلبِ دنیا چرا دیں فروشی
رہ و رسم عباسؑ و اکبرؑ کجائی

زِ اوجِ ثریا مذلت پسندی
نمی گویند ایں فعل را ارجمندی

www.khrooj.com

تو خوابِ سحر کے مزے لے رہا ہے
ادھر تیرے دیں کی انا بک رہی ہے

کہ اب خرقہ پوشانِ ملت کے ہاتھوں
ترے کبریا کی قبا بک رہی ہے

دوکاں دار منبر پہ جلوہ فگن ہیں
تیرے گھر کی شیریں نوا بک رہی ہے

فتاویٰ کی منڈی میں اب زر کے بدلے
سیادت کی کہنہ ردا بک رہی ہے

تو اس خواب سے اب تو بیدار ہو جا
سرِ دار ہو جا یا سردار ہو جا

www.khrooj.com

ذرا دیکھ قصاب منبر کے تیور
شہیدوں کے زخمی گلو بیچتا ہے

تو واقف نہیں اپنے خوں سے، یہ تاجر
ترے ہاتھ تیرا لہو بیچتا ہے

فقیہ حرم تیرے اجداد کا خوں
ستم ہے ترے رُو برُو بیچتا ہے

سدا ناز ہے جس سیادت پہ تجھ کو
تو ہی اس کی اصل آبرو بیچتا ہے

بہ آں تاجراں چوں مدارا نمودی
زِ اعیانِ ماضی کنارا نمودی

www.khrooj.com

ستم قاتلاں را فراموش کردی
و پیمانۂ سم گرفتی نہ دانی

کہ حرمت بہائے اعزہ نہ طلبی
بہ چشم ریانم گرفتی نہ دانی

چوں در پائے اسلاف سجدہ نہ ریزی
بہ غیراں جبیں خم گرفتی نہ دانی

بہ رسم جہاں در عزا سوگواری
بہ بازیچہ ماتم گرفتی نہ دانی

آں اولاد کہ ننگ آفاق باشد
یقیں کن کہ او از پدر عاق باشد

www.khrooj.com

تو اقدار کی موت کیوں مر رہا ہے
ذرا شرفِ خوں کو بھی آواز دینا

جو انجام کی سرد مہری میں گم ہے
پھر اس خون کو جوشِ آغاز دینا

زمیں پہ شکم کے جو بل رینگتا ہے
یہ شاہیں ہے کچھ شوقِ پرواز دینا

تو دیکھ اب ذرا اپنی دستارِ موزوں
ذرا اس کو طٰہٰ کے انداز دینا

تا روحانیاں زیرِ پا پر فشانند
ازیں کج کلاہے امیرت بدانند

www.khrooj.com

ذرا جاگ اب تو سحر ہو رہی ہے
درختوں پہ طائر بھی نغمہ سرا ہیں

ہے تسبیح و تہلیل کا دور دورہ
کہ لب ہائے غنچہ ہمہ تن دعا ہیں

کہ اب صبحِ موعود ہے صبحِ صادق
نمازیں ذرا سی کسل میں قضا ہیں

کہ جعفرؑ سبھی طوطیانِ شبستاں
بڑے ناز سے محوِ صلِّ علیٰ ہیں

میاید شہنشاہِؐ خاور ضیائے
کہ ہم ذرۂ خاک ایمن سرائے

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

خودفراموشی

سید ہے تو پھر اپنی سیادت پہ نظر کر
اجداد کے پھر نقش قدم دیکھ کہاں ہیں
منبر نہ سہی ، نوکِ سناں ہو بھی تو کیا ہے
ماضی میں تیرے دونوں بہم دیکھ کہاں ہیں
تو جنبشِ مژگانِ براہیم اولوالعزم
زلفوں میں تری آج وہ خم دیکھ کہاں ہیں
تو زہد کا اور نان جویں کا ہے ملخص
پاؤں میں عبادت سے ورم دیکھ کہاں ہیں
سادات کو زیبا نہیں اطوارِ ثلاثہ
تو اب تو سقیفہ کے صنم دیکھ کہاں ہیں

اے شمع حرم تجھ میں اجالوں کا ہے فقدان
ماضی کے کرم بیز خیالوں کا ہے فقدان

www.khrooj.com

ہے تیرے تعرب میں تہنّد کی سیاہی
مغرب کا مقلد ہے ، شریعت عجمی ہے
اور تیرے خیالات کی اموی ہے بناوٹ
گفتار تمیمی ہے ، لب و لہجہ عدی ہے
مروانیہ اعمال ہیں ، عباسیہ سج دھج
ہونٹوں پہ تشیّع ہے ، تفکر حنفی ہے
سوچیں ہیں یزیدی ، تو رہ و رسم ہے ثقفی
اندازِ عبادات سراسر کلبی ہے
کیوں ناز سے تو ہرزہ سرائی میں ہے مصروف
اجداد کی توہین تجھے بھول چکی ہے

دنیا میں سیادت بڑی بدنام ہوئی ہے
گھر اپنے ذرا لوٹ چلو شام ہوئی ہے

www.khrooj.com

گلشن کا ہر اک پھول جھکا لیتا تھا گردن
پردہ تھا تیرا پردۂ توحید کا پردہ
الفاظ کی زلفوں میں چھپا لیتا تھا چہرہ
قرآں کو تلاوت میں تھا تجوید کا پردہ
ہر آنکھ کے ہر نور کو از راہِ تقدس
پتلی میں سدا رہتا تھا تسوید کا پردہ
طیور نشیمن میں چھپا لیتے تھے خود کو
آنکھوں پہ سدا رہتا تھا تمہید کا پردہ
اور سر سے ردا ایک طرف ہونے کے ہنگام
تھا دیدنی افلاک پہ خورشید کا پردہ

کیوں اپنی سیادت کی ادا بیچ رہے ہو
سادات ہو ، کیوں ماں کی رِدا بیچ رہے ہو

www.khrooj.com

ماضی کی دبی راکھ کو سوچوں سے کریدو
اجداد کا کردار تجھے یاد نہیں ہے
کیوں درہم و دینار کے نشے میں ہو مخمور
کیا اپنا علمدارؑ تجھے یاد نہیں ہے
بازار میں بن ٹھن کے نکلنے کی ہے حسرت
کوفہ کا وہ بازار تجھے یاد نہیں ہے
تو آج حکومت کی تمنا میں ہے گرداں
کیا شام کا دربار تجھے یاد نہیں ہے
کیوں اب تیرے اعصاب پہ عورت کا ہے پہرہ
کیا مجمعِ اشرار تجھے یاد نہیں ہے

حالات کی سفاک زباں آج تو سمجھو
تاریخ کے مجبور بیاں آج تو سمجھو

www.khrooj.com

آوارگیءِ شغل نما آئی تمہیں راس
احیائے شبانہ ہے کیا تو نے فراموش
اجداد کے اعداء سے مراسم ہیں ، لگن ہے
ماضی کا فسانہ ہے کیا تو نے فراموش
دھرتی پہ جواں لاش تڑپتی نہ رہی یاد
گستاخ زمانہ ہے کیا تو نے فراموش
شش ماہے سرِ نوکِ سناں بھول گئے تم
تیروں کا نشانہ ہے کیا تو نے فراموش
غیرت کے تقاضوں سے کیا قطع نظر یوں
مقتول گھرانہ ہے کیا تو نے فراموش

اولادِ عدّوانِ پدر را بشناسند
اولاد آں باشد کہ فراموش نہ کردند

www.khrooj.com

کیوں نغمہ و آہنگ پہ سر دھنتے ہو پیہم
ناموس کے رونے کی صدا بھول چکے ہو
کیوں محفل طاؤس و رباب آج ہے برپا
زندان کی گستاخ فضا بھول چکے ہو
کیوں اپنی پسندیدہ ڈشیں ڈھونڈ رہے ہو
کیا زہر ہلاہل کا مزا بھول چکے ہو
اب کار کے آئینے میں منہ اپنا تو دیکھو
کوفے کا سفر آبلہ پا بھول چکے ہو
کیوں پختہ محلات پہ اب ناز ہے تم کو
جلتے ہوئے خیموں کی ادا بھول چکے ہو

اے ابن اسد شیوۂ گرگاں را بہ پرہیز
در خون علیؑ خون امیہ را میامیز

www.khrooj.com

غافل ہے تو اور سارا جہاں جاگ رہا ہے
غارت گرِ ایماں ہیں کمیں گاہ میں بیٹھے
اب پڑنے کو ہے خونِ سیادت پہ بھی ڈاکہ
کل راہزنِ سادات ہیں اس راہ میں بیٹھے
اجداد فراموش ہیں تیرے یہ دل و ذہن
ہیں تاک میں قزاق ستم گاہ میں بیٹھے
لٹنے کو ہے یہ قافلہ پھر دشتِ بلا میں
گرگانِ یزید اب ہیں تری چاہ میں بیٹھے
ہیں گھات میں اس خون کے پیاسے ذرا دیکھو
مخفی ہیں جو اس اشہدُ اللہ میں بیٹھے

بیدار شو بیدار کہ ہنگام جہاد است
شمشیر بگیر اے کہ تو کرار نژاد است

www.khrooj.com

کیوں مُنتَقِمی بھول کے تو محو طرب ہے
گردن میں تری دیکھ تیرا خون بہا ہے

اس درجہ تیری آج حمیت ہے فسردہ
آغوشِ امیہ میں تو پھر کھیل رہا ہے

اس درجہ تہی ہے تیرا دامانِ سیادت
نے جذبۂ تعجیل فرج ہے نہ دعا ہے

تو اور کے گلشن کی بہاروں پہ ہے شاداں
خود تیرا چمن صدیوں سے ویران پڑا ہے

تو اور کی آبادیٔ خانہ پہ ہے رقصاں
آنگن میں تیرے لاشہ عریاں ہے، عزا ہے

بر ابلہیٔ خویش ہمہ عمر فغاں کن
چوں پند و نصیحت نہ گرفتی و چناں کن

............☆............

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

﴿حرمت بہا﴾

اے فلک تو کس لئے خاموش ہے
کیوں زمیں تو شعلہ زن ہوتی نہیں

کیا ہمیشہ کیلئے میرے خدا
اب قیامت دفن ہے زیرِ زمیں

اے کج اندیشہ فلک تو خون رو
ریزہ ریزہ ہو تو اے عرش بریں

اے کہ میزانِ قیامت ٹوٹ جا
اے کہ روزِ عدل تو چھپ جا کہیں

www.khrooj.com

کود جا دوزخ میں اے باغِ ارم
ہاویہ طینت ہو فردوسِ بریں

بھاپ بن کر اڑ اے رودِ سلسبیل
کرچیاں برسا تو اے مہرِ مبیں

اب گریباں چاک ہو صبحِ ازل
ہاں الٹ شامِ ابد تو آستیں

آج ہر ذرہ بنے آتش فشاں
چاہیے شبنم کی فطرت آتشیں

ہائے اک گرگِ حرم کے حکم پر
لٹ گئی ہے حرمتِ روح الامیں

www.khrooj.com

جز خدا یہ ظلم سہہ سکتا ہے کون
جز خدا خاموش رہ سکتا ہے کون

کیا کہوں حالات کی گستاخیاں
آج ہے کشتِ نبوت لٹ گئی

اک مقدس بھیڑیئے کی آڑ میں
ہے خدائے کل کی عظمت لٹ گئی

آج اک شیطان کی ترغیب پر
ہے ردائے قدس و وحدت لٹ گئی

دم بخود بیٹھی رہی ذاتِ رحیم
خونِ عصمت کی امانت لٹ گئی

www.Khrooj.com

اور مزاجِ حق کو جب بھولا جلال
ہاشمی آنگن کی غیرت لٹ گئی

ہائے نمرودِ نجف کے حکم پر
دن دہاڑے کو سیادت لٹ گئی

فِیهِ خَطرَہ کی خفی تنبیہ سے
ایک سادانی کی عصمت لٹ گئی

ظلم ہے کہ امتی کے ہاتھ سے
اک نبیؐ زادی کی عزت لٹ گئی

ہے خدا خاموش اور دنیا خموش
خامشی سے حق کی دولت لٹ گئی

کون دے سکتا ہے اب حرمت بہا
جب تہی داماں ہے عالم کا خدا

نوٹ......ایک مرجع الناس سے فتویٰ طلب کیا گیا تھا کہ کیا کسی نبی زادی سے کسی امتی کی تزویج ہوسکتی ہے تو اس نے جواب میں لکھا کہ یجوز ذالك فيه خطر"......الخ یعنی تزویج جائز ہے لیکن خطرہ ہے کہ رشتہ دار نہ الجھیں......یہ نظم اسی ظلم کا ردِّ عمل ہے

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

حضرت عیسیٰ بن زید شہید کی دعا

آپ نے دشمنوں سے اپنی سیادت کو چھپایا ہوا تھا آپ سے ایک غیر سید نے دختر کا رشتہ طلب کیا تو آپ نے جواب میں جو دعا فرمائی......اس کا منظوم ترجمہ یہ ہے

اے خدا اے حافظِ آلِ محمدؐ ربِ کل
نخل ایمن سے مرا نخل سیادت کم نہیں

ہے مرے نخلِ سیادت میں تری جلوہ گری
نخل ایمن پرتو نورِ نبیؐ سے آتشیں

ہم مظاہر ہیں تری تقدیس اور تحریم کے
تیری عظمت کی نمائندہ سیادت کی جبیں

وقف تسلیم و رضا رہنا ہماری فصل گل
لذتِ آلام ، خاطر میں ہماری انگبیں

WWW.KHROOJ.COM

آج ٹوٹا ہے مرے سر پر نیا کوہِ الم
جس کو یہ میری سیادت اب اٹھا سکتی نہیں

ایک سید کی طرح رہنا مجھے دشوار ہے
تنگ ہے اب تو سیادت کیلیئے تیری زمیں

مصلحت تھی وقت کی میرا یہ اخفائے نسب
ہاتھ سے جاتا ہے ورنہ دامنِ دنیا و دیں

ہر ستم سہہ کر رہا میں حاملِ حمد و ثنا
قتل ہونا سہہ چکا ہوں اپنے ہی اجداد کا

آج کی تازہ قیامت میں اٹھا سکتا نہیں
اس سیادت کو چھپانے کی قیامت الاماں

www.khrooj.com

میری غیرت اور حمیت کی بھی کچھ تدبیر کر
تیری رحمت ہیں اگرچہ اس جہاں میں بیٹیاں

میری غیرت کس طرح کر لے گوارا اے خدا
غیر کی نظروں میں آئیں ، آہ سید زادیاں

خواستگاری مجھ سے بیٹی کیلیئے کرتے ہیں غیر
اک قیامت ہیں یہ خالق بے خبر گستاخیاں

تجھ کو اس بنت محمدؐ کے تقدس کی قسم
توڑ دے بنت نبیؐ کی زندگی کی چوڑیاں

ختم کر دے میری بیٹی کی حیاتِ پر الم
توڑ دے سانسوں کے رشتے کی الجھتی رسیاں

www.khrooj.com

تو بلا لے میری لختِ دل کو جنت کی طرف
اک نبیؐ زادے کی غیرت کا نہ لے تو امتحاں

تھی ابھی لب پر دعا عرشِ خدا تھرا گیا
اس نبیؐ زادی کے رخ پر موت کا رنگ آ گیا

﴿دھوکہ﴾

تہذیبِ نو کے اندھے مقلد او بے خبر
آبِ حیات کیا ، یہ سراسر سراب ہے
خود اپنی زندگی پہ ذرا غور کیجئے
رسے پہ چل رہے ہو توازن خراب ہے

............☆............

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

فکرِ ہر کس

تو چاہتا ہے کہ ہر سانس رُو بہ عشرت ہو
میں چاہتا ہوں تنفس میں ہو مسیحائی

تیری نظر کی تمنا ہے فصلِ لالہ و گل
میں چاہتا ہوں ملے تیرے دل کو بینائی

تو چاہتا ہے مسرت کے سر بہ زانو رہے
میں چاہتا ہوں تیری درد سے شناسائی

تو اقتدار کی خواہش کے سانس لیتا ہے
میں چاہتا ہوں رہے دور تجھ سے رسوائی

www.khrooj.com

تو چاہتا ہے زر و سیم کی عناں گیری
میں چاہتا ہوں تیری فقر میں ہو زیبائی

تو چاہتا ہے کہ دنیا تیری سنور جائے
شب طرب میں تیری زندگی گزر جائے

تو چاہتا ہے مئے زر کی لالہ افشانی
میں چاہتا ہوں تو اس شوق سے نکل جائے

تو چاہتا ہے حمیت کا منجمد ہونا
میں چاہتا ہوں تیرا خون پھر پگھل جائے

جہاں کے ساتھ تو خواہاں ہے لڑکھڑانے کا
میں چاہتا ہوں تیرا ہر قدم سنبھل جائے

www.Khrooj.com

تو چاہتا ہے فرنگی بہشت کی حوریں
میں چاہتا ہوں تو ماضی میں اپنے ڈھل جائے

تیری دعا ہے کہ ہو تیری آرزو پوری
میری دعا ہے تیری آرزو بدل جائے

تو چاہتا ہے کہ دنیا کی آبرو دیکھوں
میں چاہتا ہوں تجھے کل میں سرخرو دیکھوں

............☆............

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

صدائے بازگشت

تیری محفل کے ہر انداز میں زاہد فریبی ہے
یہ رقصِ ناز اڑتی تتلیوں کی جلوہ آرائی

تھرکتے مخملیں پیکر سلگتے لالۂ خونیں
دلِ یوسف میں لے انگڑائیاں شوقِ زلیخائی

نوائے ساز کی رس گھولتی کانوں میں بھوپالی
فرشتوں کو سکھا دے جو رموزِ کفر فرسائی

کھنکتے ساغروں کی خود ربا آواز کا لمحہ
مٹا دے قلب سے آلام کی کہنہ شناسائی

www.khrooj.com

اداؤں اور غمزوں کی فراوانی کا یہ عالم
کرے آدم کے منکر کو بھی وقف ناصیہ سائی

نظر غارت گرِ توبہ خدا غافل ہر اک ٹھمکا
کدو بر دوش ہر لمحہ سبھی افکار صہبائی

یہ محفل یہ فضا میری خرد پہ چوٹ کرتی ہے
میرا دل رو رہا دیکھ کر ایماں کی تنہائی

تصور نے دکھایا ہے مجھے ماضی کا وہ منظر
اسی انداز کی محفل یہی ہنگامہ آرائی

وہ تخت عاج ، رقص و ساز ، مئے نوشی ، ستم کوشی
مجھے اسلاف کی یاد آ گئی ہے آج رسوائی

www.Khrooj.com

کہیں آہ و بکا کو چیر کر ساغر میں گم ہو کر
ہلاہل کی طرح ہے یہ صدا کانوں سے ٹکرائی

مَضَی فِی غَفلَةٍ عُمرِی کَذَلِك یُذهِبُ البَاقِی
اَمِد کَا سَاً وَنَا وِلهَا اَلَا یَا اَیُهَا السَّاقِی

☆ یہ شعر یزید ملعون نے برسرِ منبر پڑھا تھا

............☆............

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

لا ینحل

وہ حسیں غنچہ جنم جس نے لیا تقدیس میں
جس کی شریانوں میں شبنم تھی رواں تطہیر کی

لوریاں دے کر سلاتی تھی جسے بادِ نسیم
اور گراں جس کو رہی مشاطگی توقیر کی

چومتے تھے مہر و مہ جس کے لب و رخسار کو
وحدتوں کو چھو رہی تھی ہر کرن تنویر کی

شاخِ طیب پر کھلایا تھا جسے تقدیر نے
پرورش کی دایۂ رحمت کے عسل و شیر نے

www.khrooj.com

جس کی آیاتِ الٰہی میں ہوئی نشو و نما
جس کے لب ہائے مقدس تھے رسولائے ہوئے

سیب جنت جس کی خوشبو میں سدا لیتا تھا سانس
جس کے عارض حلقۂ کوثر میں فلمائے ہوئے

جس کی آنکھیں نرگسِ فردوس کی اک خوابگاہ
جس کے ابرو لیل کے آنگن میں نہلائے ہوئے

ذہن کی معصومیت نا آشنائے نیک و بد
خیر و شر سے دور شبنم ریز ننھی سی خرد

بے خبر دست زمستاں کی اچانک چوٹ سے
اور برائی کی قباحت سے خرد نا آشنا

www.Khrooj.com

پارسائی اور رسوائی کی سوچوں سے پرے
عصمتوں سے ہمکنار اس بھولے پن کی ہر ادا

اس کی ناپختہ شعوری اور نافہمی کا رنگ
عالم ملکوت میں قدوس کی قدسی قبا

جس کے صدقے میں پلے تھے جملہ خارانِ چمن
اس کی حرمت کا عدو ثابت ہوا وہ بھولا پن

ہائے نوکِ خار سے خود اس کا دامن چھد گیا
ہائے نافہمی نے اس غنچے کی رنگت لوٹ لی

ظلم ہے ، چالاکیوں سے ایک شاطر خار نے
غنچہءِ تطہیر کی تقدیس و عصمت لوٹ لی

www.khrooj.com

بچپنے کی دیکھ کر معصومیت ، ابلیس نے
اک نبی زادی کو دھوکہ دے کے عزت لوٹ لی

ہاں اگر وہ شمر زادہ تا ابد پائے سزا
اس نبیؐ زادی کی عزت لوٹ کر آئے گی کیا

اے خدا تو ہی بتا کیا اس کا ہے حرمت بہا
یہ تیرے لوح و قلم ، یہ کرسی و عرشِ بریں

ہو بھی سکتے ہیں نبیؐ زادی کی عصمت کا بدل
یہ تیرے دنیا و عقبٰی ، آسماں ، روئے زمیں

ہو بھی سکتے ہیں برابر عصمت سادات کے
سلسبیل و طوبٰی و کوثر یہ فردوسِ بریں

www.khrooj.com

کچھ نہیں خالق تھی تیرا ہے دامانِ جزا
کیا اسے سمجھوں بھلا جبر مشیّت کے سوا

احساسِ حیات

زیست سانسوں کے اس سہارے پر
لڑکھڑاتی ہے یوں سنبھلتی ہے
جیسے معذور سی کوئی لڑکی
اپنی بیساکھیوں پہ چلتی ہے

............☆............

www.khrooj.com

یا مولا کریمؐ

جعلی سید

وہ شیخ بیاں کرتا ہے جو اپنی سیادت
لوگوں کو بتاتا ہے جو دادا کی کرامات

امت کی بھی بخشش کی وہ کرتا ہے دعائیں
عالم کو سناتا ہے بزرگوں کی حکایات

اور ماں کی بھی عصمت سے سدا بیر ہے اس کو
ہے شیخ تو کہلاتا ہے لختِ دلِ سادات

تھے دادا حضور ان کے تو وہ اصل دیارام
تولید کی شب ان کی جو ٹھہری ہے جمعرات

www.Khrooj.com

کیا کہنے جمعرات کے کیا اس کی ہے عظمت
شودر کو بھی کی جس نے عطا اصل سیادت

شجروں کی خریداری کا احسان ہے واللہ
دنیا میں نہیں کوئی بھی نساب کا محتاج

گٹروں کی غلاظت کو ملی صورتِ اذفر
طوبیٰ کے حسیں پھول میں زقوم کے پھن آج

فرعون کے نطفے کو کلیمی کا ہے دعویٰ
بوجہل کی بڑ ہے کہ ہوئی اس کو ہے معراج

''دُراج کی پرواز میں ہے شوکت شاہیں
حیرت میں ہے صیاد یہ شاہیں ہے کہ دراج''

(علامہ اقبال)

آتا نہیں وہ جن کو رہِ راست پہ چلنا
آسان سمجھتے ہیں وہی باپ بدلنا

یا مولا کریمؑ

مفلسی

کہ اک نگاہ ادھر بھی اے صاحبِ ثروت
ہے اس غریب کا جرم ایک صرف ناداری

بدن پہ میلے کچیلے یہ چیتھڑے ہردم
یہ نا امید نگاہوں پہ یاسیت طاری

برہنہ پا ہے تو سر پر پھٹی ہوئی پگڑی
دریدہ جیب ، ادھر دل حیات سے عاری

مشقتوں کا ستایا ہوا جواں پیکر
دکھوں کے بوجھ سے پڑتا ہے ہر قدم بھاری

www.khrooj.com

جبیں کی ترچھی لکیروں میں زخم محرومی
اداس چہرہ مسرت کے نام سے عاری

ترس رہا ہے یہ دو وقت کی غذا کیلئے
نہ کار اور نہ کوٹھی ، نہ زر ، نہ بینکاری

''نگاہِ کم سے نہ دیکھ اس کی بے کلاہی کو
یہ بے کلاہ ہے سرمایۂ کلاہ داری''

(علامہ اقبال)

کہ اس کے جسم میں خونِ امیرؒ ہے باقی
کہ زیب دیتی ہے اس کو جہاں کی رزّاقی

تو اس ستائے ہوئے جسم کو نہ دیکھ ہمدم
کسے خبر ہے کہ اس جسم کی انا کیا ہے

www.khrooj.com

جو مفلسی کی کڑی گرد سے ہے دھندلایا
کہ اس کے قلب کے آئینے کی ضیاء کیا ہے

نگاہِ کم سے نہ دیکھ اس برہنہ پائی کو
کہ ان کی گرد کو ہے ناز ، کیمیا کیا ہے؟

یہ تاجدارِ حرم ہے پہ وائے محرومی
کہ ان کے سامنے خود عرشِ کبریا کیا ہے

ستم ظریفیءِ قسمت ہے آج اک فرعون
ببانگ صور یہ کہتا ہے ، لو خدا کیا ہے

''قصاص خونِ تمنا کا مانگئے کس سے
گناہ گار ہے کون اور خون بہا کیا ہے''
(علامہ اقبال)

ہے شاہزادہ پہ شاہوں کا سا مزاج نہیں
ہے سر پہ آپ کے جو اس کے سر پہ تاج نہیں

www.khrooj.com

یا مولا کریمؐ

بے خبری

اے جواں لڑکی تمہیں معلوم بھی ہے کہ نہیں
تیری شہ رگ میں رواں ہے کتنا پاکیزہ لہو

غازۂ تقدیسِ مریم بھی ہے تیرا خوشہ چیں
جس کی سرخی سے شبستانِ حرم ہے سرخرو

مریمیت ناصیہ سا ہے تیری دہلیز پر
جھیل سی آنکھوں پہ آئے شرم بھی بہر وضو

رائی بھر اظہار ہو تیرے تقدس کا اگر
دستِ لعبہ سے گرے تقدیسِ جنت کا سبو

www.khrooj.com

عالم نسواں کرے عفت کا تجھ سے اکتساب
شانِ حق خودبیں ہو ٹھہرائے جو تجھ کو رو برو

تیرے پردے سے تو روح القدس ہو خیرہ نظر
اور سیادت ہے تری ختم الرسلؐ کی آبرو

تو سراپا دیکھ لے آئینہ اسلاف میں
کتنا بیگانہ ہے خود سے تو مثال آبجو

اپنے ان اٹھتے ہوئے قدموں کی ہر لغزش بھی دیکھ
اپنے خد و خال اور عصمت کو بھی پہچان تو

اپنی آوارہ لٹوں کی دیکھ کج آرائیاں
اپنی ہر بے باک دھڑکن کی بھی سن لے گفتگو

www.Khrooj.com

اپنے ماضی کے سنہرے باب کی سطریں بھی گن
حال کی تاریکیوں میں دیکھ ہر کج آرزو

راس کیوں آئی ہے تجھ کو بے حجابانہ فضا
کیوں سفیدی لے چکا ہے تیرا افسردہ لہو

تیری عظمت کے حسیں پیکر کو پھر ہیں دیکھتے
آج للچائی ہوئی نظروں سے خود تیرے عدو

بڑھ رہا ہے تیری چادر کی طرف دست یزید
تیری خود بیگانگی سے خودکشی لے گی نمو

تیری خلوت کو تعفن میں سکوں ملتا ہے کیوں
کیوں موافق ہے تیری شبنم کو زہر آلود لُو

www.khrooj.com

کیوں گوارا ہے تیرے بستر کو سایہ غیر کا
کیوں تیری خوشبو کو راس آیا ہے اڑنا کو بکو

تیری طبع لاجونتی لمس سے کھلتی ہے کیوں
کیوں عفونت بیز ہے تیری حیاتِ ناز بو

جس چمن کا پھول ہے تو اس چمن پہ غور کر
کیوں خزاں مانوس ہیں تیرے مہک رُستہ سبو

اے گل در گل فتادہ بے خبر از نسب خویش
بے خبر از دستِ گلچیں ناشناسِ گرد وپیش

............☆............

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

پیرزادہ

وہ پیر زادہ ہے اکلیل فقر کی زینت
ہے اس کی ذات میں اضداد کی گل افشانی

وہ جلوتوں میں ہے الوند قدس کا شاہیں
وہ خلوتوں میں ہوا و ہوس کا زندانی

وہ محفلوں میں سراجِ منیر کا جلوہ
درونِ پردہ اندھیروں کا وہ شبستانی

زباں تو پند و نصائح کا چشمۂ حیواں
عمل کے درس مسلسل میں مرگ سامانی

وہ خستگانِ معاصی میں بوعلی سینا
خود اس کے مرض معاصی میں حشر جنبانی

www.khrooj.com

بہ درسِ زہد مریدوں میں مصلحِ اعظم
کہ خود وہ ساغر و مینا و مئے کا پیمانی

وہ خانقاہ میں دستارِ فقر کا وارث
وہ خلوتوں میں کرے بتکدوں کی دربانی

امین و صادق و سید کے اسم سے موسوم
کہ عکسِ شیشہءِ کردار ہے تو شیطانی

ہیں اس کے قول معارف کے عقدہ ہائے دقیق
کہ اپنے فعل سے وہ آج تک رہا زندیق

''مرید سادہ تو رو رو کے ہو گئے تائب
خدا کرے کہ ملے پیر کو بھی یہ توفیق''

☆ حکیم الامت علامہ اقبال کا شعر تھوڑے سے تصرف کے ساتھ آیا ہے

یا مولا کریمؑ

پیام بیداری

اٹھو سیّدو حاملانِ سیادت زمانے کو اپنی حقیقت بتا دو
تم آل علیؑ اہل بیت نبیؐ ہو جہاں کو تم اپنے مراتب دِکھا دو

ہوا مہر اسلام گھر سے تمہارے عیاں کیونکہ منبع عبادت کا تم ہو
ہو قران کے وارث ہدایت کے مصدر شریعت کو پھر نورِ حق سے جِلا دو

تمہارے ہی حجرے سے نکلا مہِ دیں، ہدایت کا چشمہ تمہی سے تھا پھوٹا
ہو محراب و منبر کے مالک، مصلیٰ کو پھر اپنے فرطِ خشوع سے سجا دو

تمہارے ہی در پر تھا جبریل خادم اور تطہیر کی ثبت تھی مہر عصمت
کہ دین طریقت کے تم پاسباں ہو ملائک کو پھر اپنا درباں بنا دو

www.khrooj.com

کہ ثقلین میں اک کتابِ خدا تھی اور اک پاک عترت تھی عترت تمہی ہو
کہ ثقلین کے ثقل اکبر تمہی ہو ، تمہی نسل انساں کو حق سے ملا دو

تمہاری ہی خلوت نے خود نورِ قرآں سے عالم کی جلوت کو پر نور رکھا
اٹھو دوش ہستی پہ دو حق کا آنچل ، رِدائے شریعت انا کو اُڑھا دو

عروسِ عوالم کے شانوں پہ زلفِ ہدایت تمہارے کرم نے بکھیری
عروسِ عوالم ہے پھر سر برہنہ کہ تقدیس کی اس کے سر پر ردا دو

ہے شبیرؑ سے خونی رشتہ تمہارا علیؑ کی تم اولاد ہو آنکھ کھولو
ذرا عزم شبیرؑ پھر لے کے اٹھو پھر ایوانِ باطل کو جڑ سے ہلا دو

تم اس پاک بابا کے بیٹے ہو جس نے تہہ تیغ سبحان ربی کہا تھا
اٹھو چھوڑو غفلت بزرگوں کے نقش قدم پہ تم اپنی جبینیں جھکا دو

لو فطرت سدا منتظر ہے تمہاری ، ہو راہبر تمہیں سر پرستی سنبھالو
تمہیں ہادیءِ آدمیت ہے بننا ، اٹھو اور عالم کی بگڑی بنا دو

سیادت کی کشتی ہے منجدھار میں اور ہے عصیاں کا طوفاں خروشاں
اٹھو اور پتوار جلدی سنبھالو بزرگوں کی محنت کنارے لگا دو

علیؑ مرتضی کی تم اولاد ہو ، اب نقوشِ قدم ان کے پھر سے سنبھالو
اٹھو فقر کی پھر سے بنیاد رکھو ، علیؑ مرتضٰی کو صدا پر صدا دو

کہ مخدوم اور خاص نواب تو بن گئے ہو مگر شانِ والد نہ پائی
سیادت کو زیبا نہیں حب دنیا ، پدر کی طلاقن کو تم بھی بھلا دو

ہمہ تن دعا بن کے میداں میں آؤ ، روایاتِ ماضی کو پھر زندہ کر دو
زباں پر رہیں العجل کی صدائیں اور افکار کو ذاتِ حق سے ملا دو

اے جعفرؑ تو لے قدسیانہ ادائیں ، شرابِ تولّا سے مخمور ہو جا
جس ایوانِ دل میں رہے حبِ دنیا تم ایسے ہر اک دل کی دنیا مٹا دو

www.khrooj.com

یامولا کریمؑ

مبارکبادی

گرامیءِ قدر شاہ صاحب اے خاندانِ نبیؐ کی زینت
حضور کے بیکراں کرم نے دیا ہے اعزاز کل جہاں کو

سیادتوں کی عنائتوں سے ہیں سرفراز امتی تمامی
عطا کئے ہیں گلِ شبانہ خزاں کے جوبن میں گلستاں کو

زمیں کی آغوشِ عاطفت کو شرف دیا ماہِ بے بدل سے
دیا تقدس کا ایک خورشید ارضِ ذِلت کے آسماں کو

زہے شرف کہ غلیظ جوہڑ ہیں عطر باری کی زد میں پیہم
عفونت آمیز نالیوں سے اگایا نخل ختن فشاں کو

www.khrooj.com

عقیم اور بانجھ سی کھجوریں ہیں آج اثمار سے مزین
برہنہ اشجار سے نکالا ہے سبز پتوں کے کارواں کو

کہ زرد چہروں فسردہ جسموں کو مال و دولت کی آن بخشی
کیا ہے خلوت نشیں بطحا کسی کی غلطی کے ارمغاں کو

زغن تفکر رِذالتوں کو پر ہما کا مزاج بخشا
خرام کوثر عطا کیا ہے سر جناں اب مئے مغاں کو

حضور کا یہ کرم ہے طوبیٰ ہوا ہے بیت الخلا سے پیدا
کہ آج فردوس سے بھی نفرت ہوئی ہے جنت کے باغباں کو

حضور وہ ہیرا بائی جس سے حضور ہی کا معاشقہ تھا
کیا ہے پاس اس نے آج اس عشق کے اک پاک امتحاں کو

مبارک اس رشکِ ماہ کے گھر وہ رشک اختر ہوئی ہے پیدا
بطن سے اس طائفہ کے قبلہ تمہاری دختر ہوئی ہے پیدا

یا مولا کریمؑ

خودرفتگی

اے قبلہ حضور آپ کے ہاتھوں میں یہ کیا ہے
کچھ لوگ زمانے کے تو کہتے ہیں اسے جام

اس جام میں شاید ہے وہی مستی سیال
قطرے کو سکھاتی ہے جو امواج کے اکرام

جو قہقہے اشکوں کو سکھاتی ہے بصد ناز
ماضی کو عطا کرتی ہے جو فرحتِ انجام

خود تلخ ہے پر رکھتی ہے ایسے لب شیریں
صدمات فراموش ہیں اس کے سبھی پیغام

www.khrooj.com

اجداد کے خوں اپنی روانی میں چھپا کر
مقتل میں سدا کرتی ہے یہ رقص کے الہام

اسلاف کی دیت میں یہ دیتی ہے مسرت
خندیدنی کر دیتی ہے اولاد کے آلام

دیکھا تھا اسے میں نے کہیں یاد نہیں ہے
دربارِ رسالت میں ، نہیں یاد نہیں ہے

جو چیز حضور آپ کے ہونٹوں کی ہے زینت
تھی شام کے دربار میں ، یہ وہ تو نہیں ہے

جس چیز میں مشغول تھی سفیان کی اولاد
دربارِ ستمگار میں ، یہ وہ تو نہیں ہے

www.Khrooj.com

جس چیز نے لوٹا ہے سر دشت ترا گھر
پیمانۂ گلبار میں ، یہ وہ تو نہیں ہے

ہنستی تھی سرِ عام جو ناموس نبیؐ پر
اس شیشۂ زنگار میں ، یہ وہ تو نہیں ہے

مخمور تھا جس چیز سے شبیرؑ کا قاتل
اب ساغرِ سرکار میں ، یہ وہ تو نہیں ہے

جو سامنے ناموسِ محمدؐ کے تھی شاداں
اس جامِ شرربار میں ، یہ وہ تو نہیں ہے

یہ چیز وہی ہے تو پھر اس جام پہ لعنت
اور تیری سیادت کے اس انجام پہ لعنت

............☆............

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

ستم ظریفی

پوچھو نہ دہر کی ستم آرائیوں کا حال
ابلیس کے قدوم میں آدم ہے سجدہ ریز

اجداد جن کے صاحب فرار بدر تھے
اولادِ مصطفیٰ سے ہیں آمادہءِ ستیز

نمرود کے ہے دوش پہ اب خلعتِ خلیل
اب نوحِ عصر کو بھی ہدایت سے ہے گریز

فرعون آج طور پہ ہوتا ہے ہم کلام
ذروں کی گود میں ہے تماشائے رستخیز

www.Khrooj.com

بوجہل کی جبیں پہ ہے دستارِ مصطفیٰ
پھولوں کی انگلیوں پہ ہیں اب ناخنانِ تیز

در آشیانِ شاہیں مسلط شد است بوم
محمل بہ جہل برد و کشد لیلیٰءِ علوم

ابنائے شہر علم ، وہ پسرانِ بابِ علم
ہاں اس قدر شکارِ جہالت ہیں آج کل

شایانِ تخت و تاج نہ سمجھے سقیفیاں
محروم فکرِ درسِ مؤدت ہیں آج کل

جملہ عقائد ان کے ہیں بے راہروی پسند
آوارگانِ کوچہءِ بدعت ہیں آج کل

www.khrooj.com

کیونکہ ہے فرقِ فاضل و مفضول مٹ چکا
احساسِ کم تری کی قیامت ہیں آج کل

اجداد کے نقوشِ قدم جانتے نہیں
لات و ہبل سے محو عبادت ہیں آج کل

تھی جن کے ''اِکرمُوا'' میں سیادت کی جھلکی
''اَلصَّالِحُونَ لِلّٰہِ وَ الطَّالِحُونَ لِی''

خود رفتگی میں اپنی حقیقت سے دور ہیں
گنگا کی رو کو سمجھے ہیں کوثر کا یہ خرام

مفضول کے قدوم میں فاضل ہیں سر بہ خم
پیچھے عبا قبا کے ہے سجدوں کا اہتمام

www.Khrooj.com

سادات اپنی خلعتِ اسلاف بھول کر
جھک جھک کے کر رہے ہیں عباؤں کا احترام

ہے کتنا شرمناک یہ منظر مرے خدا
سادات کی صفوف کا ہو امتی امام

اولاد شہرِ علم کا یہ جہل دیکھئے
ہے مقتدا نماز کا ابنِ دیال رام

ایسی ستم ظریفی قیامت ہے اے خدا
آہ کس قدر یہ تلخ حقیقت ہے اے خدا

............☆............

www.Khrooj.com

یا مولا کریمؑ

نفاذِ غیرت

اے جعفری مجھ کو فخر ہے کہ ہوئی ہے بیدار اب حمیت
کہ سر کٹا کر بھی چاہتے ہو نفاذِ فقہ جعفریہ

یہ عشر ہے اک ستم ، بجا ہے، ستم سے بچنا ہے فرض سب کا
زکواۃ نوٹوں کی بھی جفا ہے کہ نوٹ قدرت کا ہے عطیہ

ہاں اب کف سارقاں بچانے کو حق بجانب ہو سر بکف ہو
حقوق کا جب مطالبہ ہو تو ٹھیک ہوتا ہے یہ رویہ

خدا کا صد شکر ہے یہ ملت کہ فرض کی اک پکار سن کر
بیک زباں کہہ رہے ہو لبیک آج مل کر تمام شیعہ

www.khrooj.com

نفاذِ فقہ بھی اہم ہے پر نفاذِ غیرت ہے اہم اس سے
ہے عین دیں وہ مقام غیرت ہے ختم جس پر سدا تقیہ

کہ آج بے غیرتی کی ترغیب دے رہی ہے زبانِ منبر
کہ خود کو کیموفلاج کر کے یزیدیت دے رہی چکر

رسولؐ اکرم نے اِکرمُو کا کیا تھا امت پہ حکم صادر
ہیں قابل احترام جن کو عطا ہوئی ہے مری سیادت

کہ میری اولاد نیک و بد ہو کے بھی پرستش کی مستحق ہے
کل اہل اسلام کو ہے لازم میرے لہو کی سدا حفاظت

اے جعفری کیوں تمہاری غیرت رگوں میں ہے انجماد پیا
کہ اب سیادت کی عظمتوں پر ہیں ڈاکہ زن پھر یزید طینت

www.khrooj.com

یہ چور کا ہاتھ پھر بچانا ، سر سیادت بچاؤ پہلے
کہ آج گرگِ حرم کے دانتوں کی زد میں ہے شہ رگِ نبوت

اس عشر کے اور زکواۃ کے اس معاملے سے تو پھر نمٹنا
کہ آج بیتِ رسول کو ہے محافظوں کی اشد ضرورت

اے دخترانِ علیؑ کی چادر کو رونے والو کہاں ہو آؤ
کہ آج ناموسِ مصطفیٰ کی ردائے عصمت کو پھر بچا لو

کہ آج ذی الجوشنی فتاویٰ اگل رہی ہے زبانِ باطل
پھر آج بنت نبیؐ کی چادر کی سمت اٹھتے ہیں دستِ شامی

نبیؐ کی بیٹی کی پاک عصمت کو چھو رہی ہیں غلیظ نظریں
''یَجُوزُذَالك'' کی بات کرتا ہے ہاشمی خور ہر حرامی

www.khrooj.com

لباسِ مرجع میں عیش گوں ہے رذیل گرگِ حرم کا پیکر
قلم کے سینے میں زہر بھر کر یہ لکھ رہا ہے کتب تمامی

یہ پھر خیام حسینؑ کی سمت بڑھ رہا ہے پئے مظالم
خلاف ان کے چلائیں تحریک پہلے جو ہیں علیؑ کے حامی

نفاذِ فقہءِ جعفریہ ہے بعد کی بات بعد ہو گی
جو عین ہے وقت کی ضرورت عمل ہو اس راہ کا خرامی

کہ آیت اللہ مراجع الناس بن کے آیا ہے آج شیطاں
اب عملی لاحول لے کے اٹھیں، جو شیطنت کے گرا دے ایواں

............☆............

www.khrooj.com

یا مولا کریمؐ

میرا گھر میرا معاشرہ

(ماضی)

میرا گھر اور معاشرہ میرا
کتنا شاداں تھا دورِ غربت میں
اک تقدس تھا فقر و فاقہ میں
کتنا سرشار تھا عبادت میں

کچے مٹی کے تھے مکاں اپنے
اپنی اس سادہ زندگی کے امیں
بے ثباتی کا درس دیتے تھے
اور تھے راغب بہ زہد سارے مکیں

www.khrooj.com

گرچہ وہ دورِ فقر و فاقہ تھا
مطمئن تھے کہ اک سکون تو ہے
فکرِ فردا ، نہ حبِ زر ، نہ ہوس
دور دنیا کا یہ جنون تو ہے

ایک دولت کی تھی کمی لیکن
لاکھ دولت سے مالا مال تھے ہم
دیں ، شرافت ، تقدس و عصمت
اور قناعت میں بے مثال تھے ہم

گرچہ کھانے کو کچھ نہ ہوتا تھا
پر نہ ہوتی تھی دوستوں کو خبر
پوری دنیا سے نا امید تھے ہم
ایک رازق تھا خالقِ اکبر

www.Khrooj.com

ہم سے ہوتا تھا معجزوں کا صدور
رحمتِ حق سدا برستی تھی
ہم بہت شاد تھے سکوں پا کر
تھی خوشی گرچہ فاقہ مستی تھی

تھا عبادات میں خشوع و خضوع
اور دعا میں وہ اشکبار آنکھیں
لطف بڑھتا تھا جب عبادت کا
ساتھ دیتی تھیں راز دار آنکھیں

جتنے افراد بھی تھے اس گھر کے
سب کو اک دوسرے سے الفت تھی
اور نظر میں تھا احترام و ادب
سب کو احساس تھا محبت تھی

www.khrooj.com

چلنے پھرنے میں گو علیحدہ تھے
ایک ہی جسم کے ہم اعضا تھے
اپنے دکھ سکھ میں ہم معاون تھے
تھے جدا جسم ، قلب یک جا تھے

اس قدر شوق تھا عبادت کا
تھی ہر اک بات ہی میں دینداری
بغض اور حب بھی وقفِ مولاؑ تھے
کوئی دولت نہ تھی ہمیں پیاری

مرے گھر کا تقدس اور پردہ
جس پہ حوروں کو رشک آتا تھا
میرے اس گھر کے ضبطِ پردہ پر
آ کے جبریل ہچکچاتا تھا

www.khrooj.com

کتنا ہی مختصر تھا یہ کنبہ
گھر ہمیشہ آباد رہتا تھا
رونقوں کی گھٹا برستی تھی
ہر بشر شاد شاد رہتا تھا

ہم و غم آخرت کا رہتا تھا
دین و پاکیزگی کی چاہت تھی
اور زر و مال کی نہ تھی پرواہ
دولتِ دیں ہی اپنی دولت تھی

اور امانت کا اتنا شہرہ تھا
سید و صادق و امیں ہم تھے
عزتوں کے امینِ مطلق تھے
اور تدین میں اہلِ دیں ہم تھے

www.khrooj.com

ہوتی تھی مجلسِ عزا برپا
اشکِ خونیں نظر سے گرتے تھے
اور وہ ماتم میں جسم کے ٹکڑے
خوں کی بوچھاڑ میں بکھرتے تھے

ہاتھ سے پیس پیس کر چکی
اپنے مہماں نوازے جاتے تھے
روکھی سوکھی جو بھی میسر تھی
سینکڑوں لوگ آ کے کھاتے تھے

بے زری تھی اگرچہ دنیا میں
دبدبہ ، رعب تھا ، وجاہت تھی
لوگ ہیبت کے مارے لرزاں تھے
دورِ غربت میں بادشاہت تھی

www.Khrooj.com

حال

آج جب دیکھتا ہوں اس گھر کو
کونے کونے میں ہے پریشانی
گرچہ افراد کی بھی کثرت ہے
پھر بھی ہر سو ہے ایک ویرانی

پختہ اینٹوں کا ہے محل اپنا
لمبی امید کی گواہی ہے
کبر و نخوت کا درس پیہم ہے
دنیا داری کی بادشاہی ہے

دیکھ کر آج کثرتِ زر کو
لوگ کہتے ہیں کہ امیر ہیں ہم
مال و دولت کی ہے فراوانی
اہلِ دنیا میں بے نظیر ہیں ہم

www.khrooj.com

میں زمانے سے کیسے کہہ ڈالوں
اپنا کیا کیا ہیں ہم لٹا بیٹھے
دیں ، تقدس ، شرافت و عصمت
ہیں حیا کا بھرم لٹا بیٹھے

اب میسر ہیں عیش کے ساماں
پھر بھی رونا ہے نت مقدر کا
پوری دنیا کے ہم سوالی ہیں
لب پہ شکوہ ہے ربِ اکبر کا

وہ خوارق ، وہ معجزاتِ کثیر
جانے ہیں کیوں کنارہ کش ہم سے
دُور رحمت ، بے اطمینانی ہے
اور ہیں احباب موقعہ کش ہم سے

www.khrooj.com

سارے گھر میں ہے ایک تاریکی
جانے یہ انقلاب کیسا ہے
اب تو راغب ہے دل تعیش پر
یہ ہمارا شباب کیسا ہے

جتنے افراد بھی ہیں اس گھر میں
سارے اک دوسرے سے نالاں ہیں
احترام و ادب نہیں دل میں
سارے نفرت کی لے پہ رقصاں ہیں

گو ہے مابین رشتۂ خونی
سب کو اک دوسرے سے نفرت ہے
رو برو کام ہے خوشامد سے
اور پسِ پشت سب کی غیبت ہے

www.Khrooj.com

اک دکھی ہے تو دوسرا خوش ہے
کوئی روتا ہے کوئی ہنستا ہے
ہیں خیالات منتشر سب کے
بغض دل میں سدا برستا ہے

دل عیاشی کی سمت مائل ہے
بے خبر ہیں کہ عمر فانی ہے
اڑتی چڑیوں کو پھانس لیتے ہیں
اب جوانوں پہ وہ جوانی ہے

کوئی عورت کے پیار میں کھو کر
زندگانی تباہ کرتا ہے
کوئی بے راہ روی کے چکر میں
برسوں چھپ کر گناہ کرتا ہے

www.khrooj.com

بہن بھائی کی بھی محبت میں
اک تصنع ہے ، اک بناوٹ ہے
انس و الفت میں اب سیاست ہے
سارے گھر کا خلوص چوپٹ ہے

پہلے اس گھر کی کتنی عظمت تھی
مجھ کو قرآن سنائی دیتا تھا
العجل کی صدائیں آتی تھیں
گھر یہ جنت دکھائی دیتا تھا

اب تو اس گھر کی وہ فضا بدلی
چھپ کے گانا بھی گایا جاتا ہے
ہو جو خلوت تو راز داروں کو
ناچ کر بھی دکھایا جاتا ہے

www.khrooj.com

پہلے تو اپنا دین تھا سب کچھ
اب تو پیسے کی بات ہوتی ہے
پہلے پیشِ نظر تھے خود مولاؐ
اب تو اپنی ہی ذات ہوتی ہے

پہلے جو معتقد تھے اس گھر کے
تھے بہت کم پہ سارے مخلص تھے
آخرت ہی سدا تھی پیشِ نظر
دوستی میں ہمارے مخلص تھے

آج جو حد سے بھی زیادہ ہیں
ہیں وہ لیکن خلوص سے عاری
اپنے بن کر فریب دیتے ہیں
اور ہے مفقود ان سے دینداری

www.khrooj.com

جیسے شمع کی روشنی پہ سدا
کافی حشراتِ ارض آتے ہیں
شمع سے کچھ غرض نہیں ہوتی
اور پتنگوں کا گوشت کھاتے ہیں

یہ بھی زر کی چمک پہ آئے ہیں
ان کے سینے میں دوستی تو نہیں
ان میں پروانے چند ہیں لیکن
ان میں پہلی سی بے خودی تو نہیں

جو تھا اس گھر کا مقصدِ اعلیٰ
جس کی تکمیل کو بلایا تھا
اور دعائے فرج کی کشتی پر
کر کے ہسوار آزمایا تھا

www.khrooj.com

کیا خبر تھی وہی شریکِ سفر
خود ہی طوفاں کا روپ دھاریں گے
عین خطرے میں ڈال کر مقصد
ساری کشتی کو چھید ماریں گے

اب تو آرام کا گزر بھی نہیں
کتنی پژمردہ یہ جوانی ہے
جس کے جینے سے موت بہتر ہے
کیسی مایوس زندگانی ہے

اپنے اجداد کا وہ طرزِ عمل
بھول بیٹھے ہیں کھو کے دنیا میں
بخت بیدار کو سلایا ہے
یوں کئی سال سو کے دنیا میں

www.khrooj.com

ہر بشر کو تو فکر ہے اپنی
میرے اس گھر کی بات کون کرے
جس میں خود دین حق پنپتا تھا
غم کے مصدر کی بات کون کرے

سارے در پئے ہیں جس کی عظمت کے
میرے اس گھر کی لاج کون رکھے
اہلِ خانہ ہی جب مخالف ہیں
پھر یہ عظمت کا تاج کون رکھے

انحطاطِ عمل ہے اس گھر میں
اور دعائے فرج سے ڈرتے ہیں
ماتم اور مجلس اور عزاداری
رسم دنیا سمجھ کے کرتے ہیں

www.khrooj.com

﴿نتیجہ﴾

ماضی سے حال جب کہ بدتر ہے
پھر تو آئندہ جانے کیا ہو گا
سوشلزم آ رہا ہے اس گھر میں
میرا گھر ہو گا اور خدا ہو گا

دیکھ کر انقلاب اس گھر کا
لب پہ آتی ہے یہ دعا جعفرؔ
جلد ہو راج والیءِ حق کا
پورا ہو میرا مدعا جعفرؔ

............☆............

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

آئینہ

آئینہ اے عکس بردارِ بشر نقادِ کل
کیوں دکھاتا ہے مرا چہرہ مجھے اتنا حسیں

گر دکھا سکتا ہے تو مجھ کو دکھا میرا ضمیر
جس میں روحِ آدمیت کا تحرک بھی نہیں

جس کی عریاں لاش کا میرا جسد ہے مقبرہ
جس کی خستہ ہڈیاں مجھ میں ہیں پوشیدہ کہیں

میرا چہرہ ظاہراً انسانیت کی جان ہے
اور پسِ چہرہ تو اک عفریت وحشی ہے کہیں

www.khrooj.com

یہ ہے میرا نفس امارہ مرا ازلی عدو
ایک طاغوتی حکومت ایک شیطانِ مبیں

چڑھ گیا ہے بھینٹ جس کے ظلم کی میرا ضمیر
آج تک بھنبھوڑتا ہے جس کو یہ وحشی لعیں

میں حسیں تھا جب تلک زندہ رہا میرا ضمیر
میں سراپائے تقدس تھا جو وہ تھا دل نشیں

آئینہ تو آج مجھ کو میری صورت مت دکھا
میں پریشاں ہوں مجھے اب شوقِ خود بینی نہیں

گر دکھانا ہے مرا چہرہ تو پھر کچھ یوں دکھا
مسخ چہرہ ، بال بکھرے ، جسم پیوندِ زمیں

زرد آنکھیں ، زرد چہرے پر خراشیں جا بجا
معصیت نے نوچ ڈالا ہے یہ روئے نازنیں

میری افسردہ جوانی کو نہ دے تحسینِ حسن
ایک لوحِ قبر کی صورت دِکھا میری جبیں

میری آنکھوں کو تو پتھرا دے، مری سانسوں کو روک
اب مری آنکھیں نہیں جویائے حق اور پاک بیں

تو ہے ظاہر بیں حقیقت بیں نگاہیں ڈھونڈ لا
ہاں تجھے میری حقیقت کا تب آئے گا یقیں

تو میرا مکروہ چہرہ دیکھ کر ڈر جائے گا
نفس کا تابع ہوں میں غدارِ رب العالمیں

www.Khrooj.com

آئینہ جعفرؑ کی خواہش پر اگر تو ڈھل گیا
پھر تجھے تا عمر کوئی شخص دیکھے گا نہیں

اپنی اصلیت حقیقت کون کرتا ہے پسند
کیونکہ ہر انساں کا ہے باطن سیاہ ، چہرہ حسیں

﴿خچر﴾

کیا سیادت کی بتاؤں بے کسی
نذرِ ذلت ہے مقدس خانداں
مثل قاطر اب تو وہ یہ ہیں نہ وہ
یعنی اک سیدانی کا بیٹا ہے خاں

............☆............

www.khrooj.com

یا مولا کریمؐ

دوست کے نام

اے مرے بھائی، مرے دوست، مری جان ظفر
مرے اشعار سدا پیار تجھے کرتے ہیں
بوسہ لیتا ہے قلم نام تیرا لکھنے پر
میرے قرطاس و قلم تیرا ہی دم بھرتے ہیں

میرے محبوب ہے مسموم یہ ماحول ترا
اپنے ماحول کے زہرآب کے اثرات سے بچ
اپنی تقدیس کے سونے کا تو نیلام نہ کر
حسنِ آوارہ و بے باک کے جذبات سے بچ

www.khrooj.com

میں نے دنیا سے بچانا ہے بہر حال تجھے
اس کی اس عارضی رنگت کی حقیقت کہہ کر
تیری راہوں کو رہِ حق سے ملانا ہے مجھے
زر کو اور زن کو زمانے کی مصیبت کہہ کر

تو نے پائی ہے جہاں پرورش اے جانِ عزیز
وہ تو اک درس گہِ عشرت و آسائش ہے
ہاں تجھے رکھنا ہے خود اس کے معائب پہ نظر
تجھ پہ افتاد ہے جو ورطۂ آلائش ہے

حسن اور عشق وہاں دونوں ہوس پیشہ ہیں
حسن اور عشق کے انداز و ادا بکتے ہیں
ہے خریدار و دوکاں دار ، ہوس دونوں طرف
اہلِ زر لیتے ہیں اور ماہ لقا بکتے ہیں

www.khrooj.com

تیرے ماحولِ حداثت میں مچلتا ہے شباب
حسن آوارہ کی انگڑائیاں ہیں حشر نما
خود ہی بھنوروں کو جگا دیتی ہیں ہنستی کلیاں
دعوتِ سجدۂ خود دیتے ہیں پتھر کے خدا

تیرے ماحول کے نوخیزوں میں مفقود ہے شرم
تیرے گلزار کی کلیوں میں وہ تقدیس نہیں
سرپرستوں کو سدا فکرِ زر و فکرِ معاش
باغبانوں کی عمل یافتہ تدریس نہیں

ایسے ماحول میں اے دوست تجھے رہنا ہے
جیسے خاروں کے خرابے میں سرِ شاخ گلاب
سرخرو رہنا ہے تقدیس کے غازے سے سدا
تیرے کردار کی زینت ہو ترا حسن و شباب

www.khrooj.com

تیرے ماحول کی لیلاؤں کو مجنوں کی ہے چاہ
حسن خود عشق کے انداز سکھا دیتا ہے
تیرے مئے خانے کے ساقی ہیں سدا جام بکف
زُہد خود جام مئے ناب پلا دیتا ہے

مہدیؑ العصر سے توفیق طلب کرتا رہ
تیرے کردار کی زلفوں کو سنواریں گے وہی
تیرے اوقات کے جوڑے میں سجا کر تقویٰ
تیرے اعمال کی کلیوں کو نکھاریں گے وہی

............☆............

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

حساس گنہگار

(ماخوذ)

اے کریمؑ بے بدل فرمانروائے بے نشاں
کیا ازل سے ہیں مری قسمت میں سب محرومیاں

اک طرف تو کر رہا ہے دعویٰءِ لا تقنطو
لولا فضل اللہ کی کرتا ہے پھر تو گفتگو

یہ بھی دعویٰ ہے ترا اے ذوالجلالِ محترم
جس پہ بھی میں چاہتا ہوں کرتا ہوں فضل وکرم

میں جسے محفوظ کر دیتا ہوں کل عصیاں سے
پھر کوئی غلطی کبھی ہوتی نہیں انسان سے

www.khrooj.com

میں جسے گمراہ کر دوں فیض وہ پاتا نہیں
مَن یُضِلُّ سے بھی راہِ حق پہ وہ آتا نہیں

ہے ثبوت اس کا دیا تو نے خدایا جا بجا
تو نے دنیا کی ہر اک شئے کو ہے کی عصمت عطا

تو نے بخشی ہے نظافت جاویداں ملکوت کو
اور ہدایت میں ہے رکھا عالم جبروت کو

ہے زمین و آسماں کا ذرہ ذرہ متقی
تو نے پاکیزہ کیا ہے ان کو اے رازِ خفی

لَولَا فَضلُ اللّٰہ کے یہ ہیں ثبوتِ بے بدل
گر مجھے دنیا میں بخشا ہے تو اک راہِ اضل

www.khrooj.com

تو جمائے رعب مجھ پر جنت فردوس کا
بادشاہی ہے تیری ، پر ہے مقام افسوس کا

کیونکہ میں احقر فقط اک ذرۂ ناچیز ہوں
نیستی اپنی پہ نادم ہوں کہ میں کیا چیز ہوں

یوں مجھے مرعوب کرنا تھا نہیں زیبا تجھے
ایک ذرے سے بھی کم تر جب کہ ہے دنیا تجھے

گر ترا کوئی شریکِ مملکت ہوتا خدا
پھر تجھے مرعوب کرنا زیب دیتا کبریا

میں تو ہردم تیرے ہی در پر جھکا لیتا ہوں سر
پھر مری ان غلطیوں پہ کیوں ہے سختی اس قدر

www.Khrooj.com

جن کو تو محفوظ کر دیتا ہے بچ جاتے ہیں وہ
راہِ انعمت علیہم پر بھی لوٹ آتے ہیں وہ

خود بچاتے ہو انہیں پھر خود ہی دیتے ہو جزا
خود مجھے گمراہ کر کے خود ہی دیتے ہو سزا

تیری ان دو رنگیوں سے کیوں نہ ہو انساں قنوط
کیوں نہ کھنچ جائیں جبیں پر نا اُمیدی کے خطوط

اور یُزَکِّی مَن یَشَا بھی آپ کا ارشاد ہے
یہ گنہگاروں کے حق میں کس قدر بیداد ہے

من نمی دانم خدایا مقصد بندِ حیات
من نہ فہمیدم چرا ہست ایں عتاب و التفات

www.Khrooj.com

اک طرف نیکی کا مجھ میں ہے مسلسل انحطاط
اک طرف ہے چھن رہی مجھ سے نشاط و انبساط

ہاں مگر اس بات سے میرا ہے ترسیدن بجا
کیا ہوں میں اور کیا ہے تو اور کیا ہے یہ دارِ فنا

اس طرح پیچیدہ تر ہیں تیرے قانونِ حیات
گویا ہے میرے لئے اک امتحاں یہ کائنات

نیک بندے بھی گریزاں ہیں تو اک بدکار سے
اور تجھے کچھ ربط ہے تو وہ ہے نیکو کار سے

ہم گنہگاروں کو راہِ حق پہ اب لائے گا کون
منزلِ مقصود پر ہم سب کو پہنچائے گا کون

www.khrooj.com

سست رو ہیں ، سست پا ہیں ، غمزدہ ، مجبور ہیں
راہبر ہم سے ہے اور ہم راہبر سے دور ہیں

راہِ حق پر آنا چاہیں بھی تو آ سکتے نہیں
دینِ حق کو پانا چاہیں بھی تو پا سکتے نہیں

جب نہ یَہدَاللّٰہ معاون، جب نہ فَضلُ اللّٰہ ممد
اک دلِ عصیاں زدہ اور وہ بھی عصیاں پر بضد

ایسی صورت ہے کہ ہر راہ عفو کی مسدود ہے
ایسا عالم ہے گریزاں عبد سے معبود ہے

ایسی مایوسی کا عالم ہو تو کیا انساں کرے
اپنی بخشش کیلئے کس طرز کا ساماں کرے

www.Khrooj.com

کیا مقدر میں نہیں اپنے لکھی کوئی خوشی
کیا یونہی گزرے گی بدتر موت سے بھی زندگی

کیا گنہگاروں کو جینے کا نہیں دنیا میں حق
کیا عذاب النار کا دنیا میں ہے جاری سبق

ہاں تری درگاہ میں پھر بھی ہے میری التجا
تو یُزَکِّی مَن یَشَا کے تحت مجھ کو بھی بچا

یا تو میرے حال پر چشمِ کرم کر اے خدا
ورنہ کر دے ختم میری زندگی کا سلسلہ

یا وجودِ اثم کا ہو اس جہاں سے اندفاع
ورنہ یارب چھین لے تو زندگانی کی متاع

www.khrooj.com

رشتہءِ تارِ نفس ہاں ایک پل میں توڑ دے
یا مری تقدیر کے دھاروں کے رخ کو موڑ دے

جب نہیں کچھ فائدہ اس زندگانی سے مجھے
احتمالِ معصیت ہے جب جوانی سے مجھے

مجھ سے یہ رنگیں جوانی کی متاع اب چھین لے
اس حیاتِ عارضی کے ارتفاع اب چھین لے

جو بھی بخشا تھا مجھے وہ بھی ابھی تو چھین لے
زندگی ، آرام و راحت ، ہر خوشی بھی چھین لے

جبکہ اٹھ جاؤں گا میں اس محفلِ لولاک سے
اور جب ہو جاؤں میں پیوند برد خاک سے

www.Khrooj.com

پھر تو ہو گا شاد تو اس محفلِ احبار میں
جھونک کر ہم عاصیوں کو اپنی جوئے نار میں

تیرے روز حشر سے یارب میں گھبراتا نہیں
کچھ حسابِ حشر کا خوف اب مجھے آتا نہیں

میں بچاؤں گا جسے تیرا یہ جب ارشاد ہے
پھر تو بندہ کل جوابوں سے یہاں آزاد ہے

اِنَّ الِانسَانَ لَفِی خُسرٍ کاجب مصداق ہوں
پھر حسابِ حشر سے میں آج ہی بیباق ہوں

پھر بھی کرتا ہوں ترے در پاک پر جھک کر صدا
ہے بہر صورت تمہاری ذات ہی کا آسرا

www.khrooj.com

تیری رحمت جب ذرا چشمِ کرم فرمائے گی
بس ہمیں توفیق ترکِ معصیت مل جائے گی

''در نہادِ شرمساری ہفت دوزخ مضمر است
انتقام است ایں کہ با مجرم مدارا کردہ ای''
غالبؔ

پدرم سلطان بود

یہ بابِ علم کا فرماں بجا ہے
کہ نازِ ناخلف بیکار ہو گا
جہاں کردار کی ذِلت گرا دے
وہاں نسبی شرف بیکار ہو گا

............☆............

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

حمیت

اے قبلہ حضور آپ تو سید ہیں حسینیؑ
اولاد ہیں اس کی جو شہِؑ کرب و بلا ہے

جو مہرِ نبوت کا سوارِ ازلی ہے
کہتا ہے جہاں سارا وہ مقتولِ جفا ہے

تاریخ یہ کہتی ہے کہ نو ان کے تھے قاتل
تاریخ میں ہر نام بہت صاف لکھا ہے

ہو ابنِ انس ، خولیٰ و حرمل ہو کہ اشعث
ہر ایک شقی شمر سے کم ہے نہ سوا ہے

www.khrooj.com

حرمل کے مظالم سے ہیں لبریز مقاتل
ہر ظلم کا تاریخ نے اظہار کیا ہے

لیکن مجھے عبرت ہے حضور آپ ہیں حنفی
ماضی کی طرف ذہن مجھے کھینچ رہا ہے

اپنے ذرا اسلاف کے افراد تو دیکھو
قبلہ ذرا نعمان کے اجداد تو دیکھو

حضرت اسی نعمان کا فرقہ ہے یہ حنفی
حرمل کا یہ پوتا ہے یہ ثابت کا پسر ہے

تم باپ کے قاتل کی ہو اولاد کے پیرو
نعمان کے قدموں میں حضور آپ کا سر ہے

www.khrooj.com

اجداد سے اس درجہ بھی غفلت نہیں اچھی
یہ کیا ہے حضور آپ کی غفلت کا اثر ہے

کیوں ذہن میں لاتے نہیں اجداد کی توہین
احساس سے خالی تیرے مسلک کی نظر ہے

غیرت سے تہی دست ہے کیوں تیری حمیت
کیا شام کے بازار کی بھی تجھ کو خبر ہے

قصاب کا بیٹا وہ ، تُو حیدرؑ کا پسر ہے
تو طوبیٰءِ تقدیس ، وہ زقومِ سقر ہے

گر ایسی امامت سے شرمسار نہیں ہے
تو کہہ دے کہ لختِ دل کرارؑ نہیں ہے

جس بات سے شبیرؑ نے انکار کیا تھا
افسوس کہ اب بیٹے کو انکار نہیں ہے

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

قبرِ نبیؐ پر

قبلہ ام جد گرامی مرکزِ نورِ خدا
اک نظر اولاد پر اے تاجدارِ ابطحا

بے نیازی اس قدر زیبا نہیں اولاد سے
آشنا مجھ سے زیادہ ہو مری فریاد سے

کیا کہوں نا گفتنی ہے خود فراموشی کا حال
آپ کی اولاد کا دنیا میں رہنا ہے محال

آپ کے بیٹوں کے آقا ہیں گناہ خوردہ مزاج
مجرمانہ ذہن کی بے راہروی ہے لاعلاج

www.khrooj.com

کوئی عورت کیلئے ہے دینِ حق سے بے خبر
اور کوئی حبِ ریاست میں ہے شوریدہ نظر

کوئی دولت کی فراوانی میں ہے قاروں صفات
اور کسی کا مفلسی کی نذر ہے یہ شرفِ ذات

کچھ تو بادہ مستیوں سے فرصتیں پاتے نہیں
بعض فاقہ مستیوں سے راہ پر آتے نہیں

ہم میں سے کچھ لوگ آقاب بھی ہیں شب زندہ دار
کیا کہوں احیائے شب کا ہے وہی دنیا مدار

جن کے در پر بردِ تقویٰ ہے تو ہے وہ بھی ریا
جو تقدس پوش ہیں دنیا ہے ان کا مدعا

www.Khrooj.com

ہم کلیم عصر تھے لیکن یدِ بیضا نہیں
وردِ اَرنیٰ ہے زباں پر ، جلوۂ سینا نہیں

علم کی موجیں حبابوں کے سوا کچھ بھی نہیں
ہم سیادت میں سرابوں کے سوا کچھ بھی نہیں

حفظ ہیں اجداد کے اقوال اور جاہل ہیں ہم
لیلیٰ ءِ مقصد سے خالی عصر کے محمل ہیں ہم

ہم ہیں اولادِ علیؑ پر جذبِ شبیریؑ نہیں
کارواں کے میر ہیں ، پر جذبۂ میری نہیں

ہو چکے ہیں ہم تو بیعت لولیءِ تکفیر کی
اب روایت تک نہیں باقی رہی شبیرؑ کی

ہاتھ میں امت کے ہے اب دین وملت کی عناں
اب تو ہیں نا گفتنی حالات کی گستاخیاں

خامشی سے بن چکے ہیں سینکڑوں کرب و بلا
روز اک شام غریباں ہو رہی ہے رونما

نت نئے پیکر میں آتے ہیں ستم گر شمر خو
روز بہہ جاتا ہے دنیا پر سیادت کا لہو

آسماں بھی ان مظالم پر لہو روتا نہیں
خیر کے پردے میں وہ کیا شر ہے جو ہوتا نہیں

کیجیو کچھ تو کرم اس بے خبر اولاد پر
کیونکہ حرف آتا ہے تو آقا سدا اجداد پر

بے سہاروں کو تری آغوش رحمت چاہیے
اصل کی جانب سیادت کی بھی رجعت چاہیے

یا مولا کریمؑ

تضادات

ایماں سے تو ہیں مومن ، کردار سے کافر ہیں
طغرا ہے مسلمانی ، اطوار سے کافر ہیں

ہیں عبدِ خدا لیکن ابلیس کے پیرو ہیں
چہرے پہ تقدس ہے ، افکار سے کافر ہیں

حاضر کے بھی ہیں قائل ، ہیں محوِ گناہ پھر بھی
مسلم ہیں پہ اسلامی معیار سے کافر ہیں

احباب کی عصمت بھی محفوظ نہیں ان سے
لگتے ہیں ولی اللہ ، آثار سے کافر ہیں

www.khrooj.com

ہر ظلم پہ خالق سے مطلوب ہے ستاری
ستار کے شاکر ہیں ، ستار سے کافر ہیں

تبلیغِ تقدس میں ہیں وہ صفِ اول میں
پر عملی تقدس کے پرچار سے کافر ہیں

تسبیح زبرجد ہیں جو درسِ عبادت ہے
دانوں کے پسِ پردہ زنار سے کافر ہیں

جعفرؑ وہ موالی ہیں اور منتظرِ شہؑ بھی
کردار یہ کہتا ہے ، سرکارؐ سے کافر ہیں

............☆............

www.khrooj.com

یا مولا کریمؐ

تلخ ماضی

میرے محبوب تو کہتا ہے محبت کر لیں
زلف و کاکل کے یہ رنگین فسانے چھیڑیں
پیار کے سائے میں کچھ دیر بہل لیں دونوں
اپنے تپتے ہوئے ہونٹوں کے ترانے چھیڑیں

میٹھے میٹھے سے مچلتے یہ شرابی چشمے
اور یہ سبزے پہ درختوں کی گھنیری چھایہ
اس میں انگڑائیاں لیتی ہوئی کومل شاخیں
شوستر بیز بہاروں کا مسلسل سایہ

www.khrooj.com

سر پہ کہسار کے جھکتے ہوئے بھورے بادل
اور دوشیزہ چٹانوں کے بپھرتے سینے
بہکی بہکی سی ہوا خنک ردائیں اوڑھے
دُر فشاں صبح سے موسم کے سنورتے سینے

میرے محبوب تو کہتا ہے محبت کر لیں
سارا ماحول محبت کے سوا کچھ بھی نہیں
یہ فضا اور یہ بہاریں ، یہ ہوائیں ، چشمے
جو بھی ہیں پیار کی دعوت کے سوا کچھ بھی نہیں

میرے محبوب تو رنگین نظاروں پہ نہ جا
میری نظروں میں کوئی ان کی حقیقت ہی نہیں
میں اسے دیکھنا چاہوں بھی تو کیسے دیکھوں
مجھ کو دم بھر کی بھی آلام سے فرصت ہی نہیں

www.khrooj.com

میرے محبوب مرے ذہن کا صحرا دیکھو
یہ نظارے جسے سر سبز بنا سکتے نہیں
میں ہوں اس دشت میں صدیوں سے پیاسا گرداں
اور یہ چشمے بھی میری پیاس بجھا سکتے نہیں

میری آنکھوں میں تو ہر آن وہی صحرا ہے
جس میں چلتی ہوئی لو رحم سے بھی عاری ہے
اس میں دریا بھی ہیں ہر آن لبالب بہتے
ان میں پانی کی جگہ پیاس سدا جاری ہے

گرم ٹیلوں پہ وہ جلتی ہوئی عریاں لاشیں
اور وہ ہر سمت سلگتے ہوئے اک خون کی بو
دور جلتے ہیں سرابوں کے مقدس خیمے
وحشیانہ سی اداؤں میں بہت تیز سی لو

www.Khrooj.com

میرے محبوب تو کہتا ہے محبت کر لیں
ان مہکتے سے نظاروں کی ادائیں دیکھوں
اب مجھے تو ہی بتا کون سا منظر دیکھوں
پیلے آنچل یا کہ لٹتی سی ردائیں دیکھوں

میرے محبوب یہ میں کیسے گوارہ کر لوں
حال میں کھو کے میں ماضی کو فراموش کروں
اپنے اسلاف کی پروردہ روایات سے میں
قلبِ مضطر کو بھلا کیسے سبکدوش کروں

............☆............

www.khrooj.com

یا مولا کریمؐ

تحریکِ شعر

مجھ کو شاعر کا روپ مت دینا
اک مدبر کا روپ مت دینا
اک مفکر کا روپ مت دینا
اک مقرر کا روپ مت دینا
میرے ہر شعر میں کراہیں ہیں
میرے لفظوں میں سرد آہیں ہیں

کتنے ہونٹوں کی تلخیاں لے کر
کتنے لہجوں کی ترشیاں لے کر
کتنے ماتھوں کی سختیاں لے کر
کتنے اشکوں کی کرچیاں لے کر
جب بھی احساس کو سنبھالا ہے
تب کہیں ایک شعر ڈھالا ہے

www.khrooj.com

کچھ تو یادوں کی الجھنیں چن کر
کچھ تجربوں کی الجھنیں چن کر
سرد راتوں کی الجھنیں چن کر
بھیگی پلکوں کی الجھنیں چن کر
روٹھے الفاظ کو تلاشا ہے
پھر کہیں شعر کو تراشا ہے

خونِ دل سے بھی سرخیاں مانگیں
قسمتوں سے سیاہیاں مانگیں
اپنے ماضی سے سسکیاں مانگیں
دوستوں سے بھی تالیاں مانگیں
اتنی باتوں سے جب گزرتا ہوں
اپنی نظموں کی مانگ بھرتا ہوں

www.khrooj.com

اپنے اجداد کا نشاں پا کر
زخمی ہاتھوں کی رسیاں پا کر
اپنے خیموں کا بھی دھواں پا کر
کربلا کی اداسیاں پا کر
ہونٹ آہوں سے جب سلگتے ہیں
اہلِ عالم کو شعر لگتے ہیں

بیوہ ہاتھوں کی چوڑیاں لے کر
کچھ دوپٹوں کی دھجیاں لے کر
بکتے جسموں کی سردیاں لے کر
لٹتے گالوں کی لالیاں لے کر
درد سے دل جو خون روتا ہے
میرا دیواں ضخیم ہوتا ہے

www.khrooj.com

اہلِ عالم کے قتل غیرت پر
اور فقیہوں کی ہر جسارت پر
لٹتی سادانیوں کی حرمت پر
گمرہی میں گھری سیادت پر
جب قلم اشکبار ہوتا ہے
وہ میرا شاہکار ہوتا ہے

www.khrooj.com

جعفرؔ اس کار گاہ ہستی سے
نیستی کی ذلیل پستی سے
آدمیت کی خود پرستی سے
اس ہوا و ہوس کی مستی سے
لوگ جب کچھ بھی ہوش پاتے ہیں
پھر میرے شعر گنگناتے ہیں

............☆............

یا مولا کریمؑ

بیگانگی

جناب علوی کبھی خود سے احتساب کریں
حضور آپ کہاں ہیں کبھی حساب کریں

جو ناز فن پہ کریں اہل فن تو زیبا ہے
کہ حاصل آپ کو اک فن میں بھی کمال نہیں

جو حسن ہے تو خدا کی عظیم نعمت ہے
نقوش آپ کے آمادہءِ جمال نہیں

کہ مال و زر سے بھی قدر آدمی کی ہوتی ہے
ترا نصیب ہے تو آشنائے مال نہیں

www.khrooj.com

وقار شخصی میں کردار کی ضرورت ہے
مگر حضور میں اجداد کے خصال نہیں

تو کیوں زمانہ تجھے سر جھکا کے ملتا ہے
تمہارے چھوتا ہے پاؤں جو آ کے ملتا ہے

رگوں میں آپ کے قبلہ جو ہے لہو جاری
فقط اسی کا جہاں احترام کرتا ہے

نسب تمہارے کی کرتی ہے قدر یہ دنیا
ترے لہو کا یہ عالم سلام کرتا ہے

وہ کوئی اور ہے بچوا رہا ہے جو تم کو
تجھے بلند سیادت کا نام کرتا ہے

www.Khrooj.com

وہ تیرے جد کی تقدس مآب ہستی ہے
سلام جس کو ہر اک خاص و عام کرتا ہے

زمانہ جن سے تجھے جانتا ہے کیا کہنے
انہیں تو خود نہیں پہچانتا ہے کیا کہنے

محکوم حاکم

بیٹیاں پکچر پہ ہیں محوِ سرود
اس قدر ڈرتے ہیں خود بیوی سے وہ
اب کلب میں چھوڑ کر بیگم کو خود
اپنا بہلائیں گے دل ٹی وی سے وہ

............☆............

www.khrooj.com

یا مولا کریمؐ

وہاں میں ہوں

جہاں اک مجمعِ اضداد پنہاں ہے وہاں میں ہوں
شراروں کے تبسم کا گلستاں ہے میں وہاں ہوں

جہاں پگھلے ہوئے سیسے نما الفاظ ہوتے ہیں
جہاں جلتی چتا روئے سخن محسوس کرتا ہوں

جو چھٹی حس کبھی بیدار ہو تو آستینوں میں
سدا پھنکارتے ناگوں کے پھن محسوس کرتا ہوں

سدا اپنی رگِ گردن پہ اک نادیدہ خنجر کی
چمکتی نوک کی پیہم چبھن محسوس کرتا ہوں

www.khrooj.com

خود اپنے قتل کے فتووں پہ مہریں دیکھ پاتا ہوں
اور اس پر متفق کل انجمن محسوس کرتا ہوں

کبھی ہوں اس گلستاں کی رگوں میں بجلیاں پڑھتا
کبھی خود کو وطن میں بے وطن محسوس کرتا ہوں

جہاں جھکتی جبینوں میں سلگتے ذہن پنہاں ہیں
وہاں میٹھے تخاطب میں رسن محسوس کرتا ہوں

جہاں رشتوں کی گہرائی میں اک طوفان برپا ہے
لباسِ دوستی کو اک کفن محسوس کرتا ہوں

کئی پروان چڑھتے بھیڑیوں کے درمیاں میں ہوں
ہر اک شئے دوغلے انداز میں ہے خود جہاں میں ہوں

....

گلوں کے قلب میں جلتے انگارے ہیں جہاں میں ہوں
سدا برفیلے ہونٹوں میں شرارے ہیں جہاں میں ہوں

گلے ملنا فشارِ گور کے انداز رکھتا ہے
ہلاہل کی طرح کوثر کے دھارے ہیں جہاں میں ہوں

جہاں جونکیں رگِ گردن کا خوں پینے کی عادی ہیں
نگاہوں میں بہت گہرے اشارے ہیں جہاں میں ہوں

خموشی کو علامت موت کی سمجھے ہیں گدھ خصلت
کہ اک مدت سے یہ چونچیں سنوارے ہیں جہاں میں ہوں

قبائے عشق و الفت میں چھپا ہے انتقام اپنا
وہاں پیاسے بڑی مدت سے آرے ہیں جہاں میں ہوں

www.khrooj.com

ہر اک سو کوفیانہ آندھیوں کا دور دورہ ہے
عقیدت نے کئی شب خون مارے ہیں جہاں میں ہوں

کئی دانتوں سے میرے خون کی سرخی جھلکتی ہے
کئی آنکھوں میں باؤلے پن کے دھارے ہیں جہاں میں ہوں

کئی خونخوار جذبے تل چکے ہیں کاٹ کھانے کو
نہیں تیار کوئی بھی مجھے ان سے بچانے کو

مرے اطراف میں پھیلا ہوا جو اک گلستاں ہے
حقیقت میں یہ اک رنگین آتش کا شبستاں ہے

عداوت کا یہ اک سیلاب ہے تعظیم کی صورت
یہاں قدموں پہ پڑتے ہاتھ میں خلخالِ خاراں ہے

www.khrooj.com

جو پانچوں انگلیاں منہ میں رہیں تو آقا و مولا
نہ مرضی جس کی پوری ہو وہی اک دشمنِ جاں ہے

جسے اخلاص ملتا ہے محبت جس سے کی جائے
وہی اک دشمنِ دانا ، وہی اک دوستِ ناداں ہے

جو باہیں فرطِ الفت سے ہیں بڑھتی میری گردن کو
انھی میں ایک پھندا ہے انہیں میں طوق پنہاں ہے

کسی چھاتی سے چھاتی جب بھی ملتی ہے محبت سے
اسی چھاتی کے پیچھے جذبہء شمشیرِ سفیاں ہے

پئے ملبوس بوسی ہاتھ جو اٹھے عقیدت سے
انھی ہاتھوں کی جنبش ہے ، ادھر اپنا گریباں ہے

www.khrooj.com

غموں کی آگ میں ہے معتکف یہ زندگی میری
نگاہیں ہنس رہی ہیں ، اصل میں یہ قلب گریاں ہے

مجھے احباب کے زنداں سے کوئی تو رہائی دے
تو جعفرؑ پھر دہائی دے ، دہائی دے ، دہائی دے

آس

ہر نئے سال کے چڑھتے ہوئے سورج کی طرف
تیرے آنے کی تمنا میں نظر کرتا ہوں
تیرے دیدار کے لمحوں کو توقع رکھ کر
حال میں ماضی کی وادی سے گزر کرتا ہوں

............☆............

یا مولا کریمؑ

زندگی اور موت

زندگی کیا ہے غم و آلام میں بہنے کا نام
زندگی ہے ایک تنکا موت کی منجدھار میں
زندگانی قطرۂ شبنم ہے نوکِ خار پر
زندگی ہے ایک کونپل موت کی منقار میں

زندگی کے سر پہ اک عفریت سی بیٹھی ہے موت
اس کے پنجوں میں تڑپتی ہے سدا نبضِ بشر
دھڑکنوں کو گن رہی ہے ختم کرنے کیلیئے
چگ رہی ہے جو کہ انسانوں کی سانسوں کے گھر

www.khrooj.com

موت ہے انساں کے سر پر ایک منڈلاتا سا بوم
جسمِ انساں میں جسے ہے زندگی کی جستجو
اور ہے شریانوں میں بھی بھگدڑ مچی اس خوف سے
موت سے ہو کر ہراساں دوڑتا ہے یہ لہو

موت کہ شہ رگ پہ اک چبھتی ہوئی خنجر کی نوک
زندگی مسلا ہوا گل قبر کے طومار پر
زندگی پر خار جنگل سے گزرتی راہ گزر
یا کسی مظلوم کا آنسو رواں رخسار پر

زندگانی کیا ہے اک وحشت زدہ کی چیخ ہے
جس کو بن تڑپے یہاں کوئی بھی سن سکتا نہیں
زندگانی کیا ہے اک بیوہ کی اجڑی مانگ ہے
جس میں افشاں کوئی بھی خوشیوں کی چن سکتا نہیں

www.khrooj.com

زندگانی ہے ردائے غم میں کفنائی سی لاش
موت نے رکھا ہے اس کو صرف سڑنے کیلئے
زندگی جھاڑی میں اک الجھی ہوئی خستہ ردا
کھینچتی ہے موت کانٹوں سے ادھڑنے کیلئے

زیست کے پیچھے دبے پاؤں چلی آتی ہے موت
موت فیلِ زیست پر جھکتی ابابیلوں کی ڈار
زندگی وحشی سلاخوں سے جھلکتا ایک رخ
موت کیا ہے زندگی کے در پہ چوکس پہرے دار

............☆............

www.Khrooj.com